احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

جنوری 2017ء

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا علمی مقام و مرتبہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی علمی خطاب

حکومت کی ناکام خارجہ پالیسی

حقیقت علم اور مروجہ تعلیمی نظام

سیرت النبی ﷺ اور قیام امن کانفرنس (کراچی)

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی Annual Assembly

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

بفیضان نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز
زیر سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

جلد | شمارہ 1 | ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ | جنوری 2017ء

حسن ترتیب

اداریہ۔ نیشنل ایکشن پلان پر حکومتی بدنیتی بے نقاب		3
(القرآن)۔ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا علمی مقام و مرتبہ	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	5
(الفقہ)۔ آپ کے فقہی مسائل	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	12
غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی تعلیمات اور عصر حاضر میں انکی ضرورت و اہمیت	ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی	16
حقیقت علم اور مروجہ تعلیمی نظام	ڈاکٹر حسین محی الدین قادری	19
حکومت کی ناکام خارجہ پالیسی	عین الحق بغدادی	23
33 ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس 2016ء		27
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قیام امن کانفرنس (کراچی)		33
کانووکیشن 2016ء منہاج یونیورسٹی لاہور		34
کراچی تا خیبر ''ضرب امن و تبدیلی نظام سائیکل کارواں''		37
منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اجتماعی شادیوں کی تقریبات		38

چیف ایڈیٹر
ڈاکٹر علی اکبر قادری الازہری

ایڈیٹر
محمد یوسف

مجلس مشاورت
صاحبزادہ فیض الرحمن درانی، خرم نواز گنڈاپور
احمد نواز انجم، جی ایم ملک
سرفراز احمد خان، منظور حسین قادری
غلام مرتضیٰ علوی، نور اللہ صدیقی، فرح ناز

مجلس ادارت
علامہ محمد معراج الاسلام، مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی
پروفیسر محمد نصر اللہ معینی، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
گرافکس: عبدالسلام
خطاطی: محمد اکرم قادری
عکاسی: قاضی محمود الاسلام

قیمت فی شمارہ: 35 روپے
سالانہ خریداری: 350 روپے

بیرون ممالک
مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا،
کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ و ریاستہائے
متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ

www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلہ آفس و سالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبر شپ/رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)
Phone: UAN:042-111-140-140 Ext:128

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک منہاج القرآن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

حمد باری تعالیٰ

دھوپ میں ہر ہر قدم پر سائباں کھلنے لگے
قافلے والوں کو صحرا میں شجر دیتا ہے وہ

وہ بنا دیتا ہے عبرت کا نشاں فرعون کو
منحرف چہروں کو ذلت کے کھنڈر دیتا ہے وہ

مالکِ کون و مکاں قہار ہے جبار ہے
اپنی ہر مخلوق کو مرنے کا ڈر دیتا ہے وہ

رونما ہوتے ہیں اُس کے معجزے شام و سحر
پتھروں کو اذنِ گویائی کا زر دیتا ہے وہ

مانگنا ہی ہے تو کیوں نہ مانگ لوں حُبِّ رسولؐ
ہر ثنا گو کو حروفِ معتبر دیتا ہے وہ

آخرِ شب رونے والی آنکھ ہے اُس کو پسند
آخرِ شب کی دعاؤں میں اثر دیتا ہے وہ

کوئی اڑنے کی تمنا تو کرے جانِ ریاضؔ
اڑنے والوں کو ہمیشہ بال و پر دیتا ہے وہ

﴿ریاض حسین چودھریؔ﴾

شہرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام

شہرِ طیبہ کی بہاروں کو سلام
سبز گنبد کے نظاروں کو سلام
مرحبا ! اے مسجدِ ختم الرسلؐ
تیرے گنبد کو ،مِنا روں کوسلام
اے مدینہ! خِطّۂ رشکِ جناں
تیرے کھیتوں، مرغزاروں کو سلام
مصطفیٰؐ خیر الوریٰ کے دیس کے
کوہساروں ، ریگزاروں کو سلام
ہے سکونت جن کو طیبہ میں نصیب
بخت کے اُن شہر یاروں کو سلام
جو معیّت میں ہیں اب بھی آپ کی
آپ کے اُن خاص یاروں کو سلام
جن کی قسمت میں تھا صُفّہ پرجلوس
علم کے اُن تاجداروں کو سلام
خاکِ طیبہ میں جو محوِ خواب ہیں
آسماں کے اُن ستاروں کو سلام
لے رہے ہیں جو حضوری کے مزے
مصطفیٰؐ کے ایسے پیاروں کو سلام
ہیں مواجہ پر جو محوِ اِنتِظار
زائریں کی اُن قِطاروں کو سلام
یادِ طیبہ میں جو ہمدالی جئیں
عشق کے اُن پاسداروں کو سلام

(انجنیئر اشفاق حسین ہمدالی)

اداریہ

نیشنل ایکشن پلان پر حکومتی بدنیتی بے نقاب

سول ہسپتال کوئٹہ میں خودکش دھماکے پر گذشتہ ماہ جاری ہونے والی سپریم کورٹ کے تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ نے دہشت گردی کے خلاف حکومت کی نام نہاد جنگ کا پول کھول کر رکھ دیا اور نیشنل ایکشن پلان کے کماحقہ نفاذ سے متعلق حکومتی بدنیتی کو عیاں کردیا۔ اس رپورٹ میں اس بات کا برملا اظہار کیا گیا کہ ’’نیشنل ایکشن پلان پر عمل نہیں ہو رہا۔ صوبائی اور وفاقی حکومتیں نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد میں ناکام ہوگئیں۔ وفاقی وزیر داخلہ نیکٹا کے فیصلوں کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے۔ جنداللہ کو دھماکے کی ذمہ داری قبول کرنے کے باوجود کالعدم قرار نہیں دیا گیا۔ وفاقی وزیر داخلہ کا کالعدم تنظیم کے اسلام آباد میں جلسے کو حرج نہ سمجھنا ملکی قوانین کی توہین ہے۔ وزارت داخلہ کے حکام عوام کے بجائے اپنے وزیر کی خدمت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ نیشنل ایکشن پلان کو جامع بنایا جائے۔ حکومت نفرت انگیز تقاریر اور وال چاکنگ پر پابندی یقینی بنائے۔ تمام مدارس، ان کی انتظامیہ، اساتذہ اور طلبہ کے کوائف جمع کئے جائیں۔ مغربی سرحد کی موثر نگرانی اور آنے جانے والوں کا ریکارڈ رکھا جائے‘‘۔

سپریم کورٹ کے جج جسٹس قاضی فائز عیسیٰ پر مشتمل جوڈیشل کمیشن نے 56 نکاتی فائنڈنگز، 81 نکاتی تجاویز اور کنکلوڈنگ ریمارکس میں انہی حقائق کا اظہار کیا جن پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری عرصہ دراز سے عوام الناس سمیت ہر طبقہ زندگی اور مقتدر طبقات کو آگاہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ مگر افسوس کسی ادارے نے اس بات کی حساسیت کو مدنظر نہ رکھا اور حکمرانوں کو مادر پدری آزادی دے رکھی ہے۔ رپورٹ کے یہ الفاظ بھی قابل غور ہیں: ’’وزارت داخلہ کے پاس کلیئر لیڈر شپ اور ڈائریکشن نظر نہیں آتی۔ نیشنل سیکورٹی انٹرنل پالیسی پر عملدرآمد نہیں ہوسکا۔ کالعدم تنظیموں پر پابندی میں زیادہ تاخیر لگائی جاتی ہے جبکہ بعض کالعدم تنظیموں پر اب بھی پابندی نہیں ہے۔ وزارت داخلہ کی جانب سے اب تک نیکٹا کی ایگزیکٹیو کمیٹی کا تین برس میں صرف ایک اجلاس ہوسکا ہے جبکہ نیکٹا کے ایگزیکٹیو کمیٹی کے فیصلوں کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ وزیر داخلہ نے کالعدم تنظیم کے سربراہ سے ملاقات کی ہے۔ وفاقی وزارت داخلہ کا یہ عمل سنگدلی پر مبنی ہے کہ حملے ہورہے تھے، مذمت ہورہی تھی مگر ان جماعتوں پر پابندی نہیں لگ رہی تھی۔ وزیر داخلہ نے فورتھ شیڈول میں شامل افراد کے شناختی کارڈ منسوخ کرنے کا فیصلہ بھی واپس لے لیا ہے۔ مغربی بارڈر سے افراد اور اسلحہ کی نقل وحرکت آزادانہ ہے۔ مدارس کی مانیٹرنگ کے لئے کوئی ادارہ نہیں۔ نیکٹا ایکٹ پر عمل درآمد کو ممکن نہیں بنایا جاسکا ہے۔ نیکٹا واضح طور پر ناکام ہے‘‘۔

سپریم کورٹ نے تو صرف وزیر داخلہ کا دہشت گرد جماعتوں کے ساتھ تعلق کا اظہار کیا ہے جبکہ شیخ الاسلام موجودہ حکمرانوں کو ہی سیکورٹی رسک قرار دے چکے ہیں کہ یہ حکمران دہشت گردوں کے معاون ہیں، ان کے ہوتے ہوئے ملکی سلامتی خطرے میں ہے۔ ان کی ملوں اور فیکٹریوں سے دشمن ملک کے جاسوس پکڑے گئے۔ پانامہ سمیت کرپشن کی درجنوں داستانیں زبان زدِ عام ہیں مگر افسوس! کچھ ملکی وقومی اداروں پر ان حکمرانوں کے زرخرید سربراہ مسلط ہیں، اسی بناء پر وہ حکمرانوں کے خلاف کارروائی سے گریزاں ہیں اور کچھ ذمہ دار ملکی وقومی ادارے لمبی تان کے سوئے ہوئے ہیں۔

سانحہ ماڈل ٹاؤن پر جسٹس باقر علی نجفی کی رپورٹ کو آج تک شائع نہ کرنے والے ان حکمرانوں نے اس

مذکورہ رپورٹ کو بھی دبانے کی کوشش کی اور ایڈووکیٹ جنرل بلوچستان نے کمیشن سے رپورٹ کو خفیہ رکھنے کی استدعا کی۔ چیف جسٹس نے اس درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ’’ہم کوئی بھی چیز خفیہ نہیں رکھ سکتے۔ سانحہ کوئٹہ پر وزیراعلیٰ، وفاقی وصوبائی وزرائے داخلہ نے غلط بیانی کی۔ وزارت داخلہ میں قیادت کا فقدان اور دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں کنفیوژن ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں وزارت داخلہ کو اپنے کردار کا علم ہی نہیں۔نیشنل ایکشن پلان بامقصد یا سٹرکچر پر مبنی کوئی منصوبہ نہیں ہے، اسی وجہ سے اس کے اہداف کو مانیٹر کیا گیا اور نہ ہی ان پر عملدرآمد ہوا۔ اس کو ایک مناسب منصوبہ بنانا چاہئے جس کے واضح اہداف ہوں۔ جامع مانیٹرنگ ہو اور اس پر مختلف اوقات میں نظرثانی ہو‘‘۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار اس قسم کے عدالتی کمیشن کی رپورٹ عوام کے سامنے آئی ہے۔کمیشن کی یہ رپورٹ بالخصوص وزارت داخلہ اور بالعموم وفاقی حکومت اور بلوچستان حکومت کے خلاف چارج شیٹ ہے۔ بادی النظر میں دیکھا جائے تو یہ رپورٹ وزیراعظم کے خلاف بھی ہے جن کی رہنمائی میں وزارت داخلہ امور سرانجام دیتی ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ جس طرح سرل لیکس کا معاملہ وزیراعظم کی منظوری و رضا کے بغیر نہیں ہوسکتا، اسی طرح نیشنل ایکشن پلان کو متنازعہ بنانا اور اس کی تمام شقوں پر کماحقہ عمل نہ کرنا بھی وزیراعظم کی ہدایات کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے کہ یہ حکمران ضربِ عضب کے نتائج کو بے اثر و بے ثمر بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ ضربِ عضب کے نتائج اس وقت اثرات مرتب کرسکتے ہیں جب حکمران بھی اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ لیکن یہ اپنی ذمہ داریوں اور منصبی تقاضوں کی بجا آوری کیوں کریں گے؟ یہ تو خود نہ صرف سیاسی و معاشی دہشت گرد ہیں بلکہ اپنے اقتدار کو محفوظ بنانے کے لئے مسلح دہشت گردی کو تحفظ دینے والے بھی ہیں۔ اقبال نے کہا تھا:

سلطانیٔ جمہور کا آتا ہے زمانہ　　　جو نقشِ کہن تم کو نظر آئے مٹا دو

گویا سلطانیٔ جمہور کی آمد اس بات سے مشروط ہے کہ ہم نقوشِ کہن کو کب اور کیسے مٹاتے ہیں؟ ہم جب تک نقوش کہن کو مٹا ڈالنے کا فریضہ ادا نہیں کرپاتے تب تک جمہور کی حکمرانی کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔ اِن نقوشِ کہن میں سے ملکی مقدر پر مسلط موجودہ حکمران خاندان بھی ہے جس نے ہر ادارے کو خرید رکھا ہے اور ملک کے سیاہ وسفید کا مالک بنا بیٹھا ہے۔ جمہور کی حکمرانی کے لئے جن نقوشِ کہن کو مٹا ڈالنا ہوگا وہ معاشی ظلم اور سیاسی غلامی بھی ہے۔ یہی وہ نقوشِ کہن اور پرانی نشانیاں ہیں جن کے اقتدار کو ختم اور جنہیں ملک قوم کے مقدر سے کھلواڑ کی سزا دیئے بغیر پاکستان میں سچی جمہوریت کا خواب تعبیر اور تکمیل سے محروم رہے گا۔

آج پاکستان میں جو ادارہ بچ گیا ہے وہ صرف کرپشن کا ادارہ ہے۔ ملک میں جمہوریت کے نام پر غلامی کی تاریک رات چھائی ہوئی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے حکمرانوں کی سیاسی اور معاشی دہشت گردی کے نتائج سے خبردار کرتے ہوئے ایک مرتبہ پھر کہا ہے کہ پاکستان کرپشن کنگڈم بننے جا رہا ہے۔ ادارے چوبارے بن چکے۔ پارلیمنٹ سمیت ادارے ڈیلیور کر رہے ہیں اور نہ آئین کو کام نہ کرنے دیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں ساری اپوزیشن مل کر لائحہ عمل بنائے تب ہی کرپشن اور لاقانونیت سے نجات ممکن ہے۔ اگر عوام موجودہ فرسودہ سیاسی و انتخابی نظام کے خلاف احتجاج کیلئے نہ نکلے تو کوئی بھی ادارہ کرپٹ عناصر کا احتساب نہیں کرسکے گا۔

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا علمی مقام و مرتبہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا خصوصی علمی و فکری خطاب☆

مرتّب: محمد یوسف منہاجین / معاون: محمد خلیق عامر

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○ (الکہف، ۱۸: ۶۵)

”تو دونوں نے (وہاں) ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندے (خضر علیہ السلام) کو پا لیا جسے ہم نے اپنی بارگاہ سے (خصوصی) رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اسے علم لدنی (یعنی اَسرار و معارف کا اِلہامی علم) سکھایا تھا۔“

جملہ اولیاء کرام بشمول حضور غوث الاعظم کا تذکرہ کرتے ہوئے عموماً ہمارے زیرِ نظر اُن کی کرامات ہوتی ہیں اور ہم ان کرامات سے ہی کسی ولی کے مقام و مرتبہ کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس ضمن میں صحیح اور درست اسلوب یہ ہے کہ ہم صرف اولیاء کاملین کی کرامات تک ہی اپنی نظر کو محدود نہ رکھیں بلکہ اُن کی حیات کے دیگر پہلوؤں کا بھی مطالعہ کریں کہ اُن کا علمی، فکری، معاشرتی، سیاسی اور عوام الناس کی خیر و بھلائی کے ضمن میں کیا کردار ہے؟

حضور غوث الاعظم کی شخصیت مبارکہ ہمہ جہتی اوصاف کی حامل ہے۔ ان جہات میں سے کرامات صرف ایک جہت ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کی طرف بھی متوجہ ہوں۔ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جن کے ہم نام لیوا ہیں اور پوری دنیا جنہیں غوث الاعظم دستگیر اور پیران پیر کے نام سے یاد کرتی ہے، ان کی تعلیمات کیا ہیں اور ان کے ہاں تصوف،

روحانیت اور ولایت کیا ہے؟

ہمارے ہاں معمول یہ ہے جب کبھی اِن بزرگان دین کے ایام منائے جاتے ہیں تو اس حوالے سے منعقدہ کانفرنسز اور اجتماعات میں ہمارا موضوع اکثر و بیشتر کرامات ہوتا ہے۔ کرامت سے کسی بھی ولی اللہ کا ایک گوشہ تو معلوم ہوتا ہے مگر یاد رکھ لیں کہ صرف کرامت کا نام ولایت نہیں اور ولایت صرف کرامت تک محدود و مقید نہیں۔ کرامت اولیاء اللہ کی زندگی میں بائی پروڈکٹ (By Product) کی سی حیثیت رکھتی ہے۔

جیسے کوئی شخص شوگر انڈسٹری لگاتا ہے تو شوگر (چینی) کو گنے سے بناتے ہوئے اس پروسز میں کئی چیزیں اور بھی پیدا ہوتی ہیں۔ مقصود شوگر پیدا کرنا ہے مگر شوگر پیدا ہونے کے راستے میں کئی بائی پروڈکٹس بھی حاصل ہوتی ہیں۔ یہ اپنے آپ جنم لیتی ہیں۔ اِن سے کماحقہ مستفید ہونے کے لئے بعض اوقات اس کی چھوٹی موٹی انڈسٹری بھی اضافی لگالی جاتی ہیں۔ بائی پروڈکٹس خود مقصود بالذات نہیں ہوتیں۔

اولیاء کی زندگیوں میں کرامات کی حیثیت بائی پروڈکٹس کی ہوتی ہے، یہ کرامات اُن کا مقصود نہیں ہوتا۔ اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ جب گاڑی تیز رفتاری سے اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہو تو اس کے دائیں بائیں یقیناً گرد، کنکریاں، گھاس، پھوس بھی اڑے گی، بس اسی طرح اولیاء کی تیز رفتار روحانی طاقت کے دوران دائیں

☆ تفصیلی خطاب کیلئے ملاحظہ فرمائیں: غوث الاعظم کانفرنس مقام: مانچسٹر، برطانیہ تاریخ: 2 اگست 2009ء، خطاب نمبر: Gf-34

بائیں جو کچھ اڑتا ہے وہ ان کی کرامتیں ہوتی ہیں۔ یہ کرامات ہمارے لئے تو بڑا معنی رکھتی ہیں مگر ان کے ہاں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ ولی اللہ ان کی جانب متوجہ نہیں ہوتا۔

ولایت، کرامت نہیں بلکہ استقامت کا نام ہے

حضور غوث پاک نے خود فرمایا اور جمیع اولیاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ رب العزت اپنے اولیاء وصوفیاء کو فرماتا ہے کہ مجھے کرامتوں کی ضرورت نہیں بلکہ کرامت تو تمہارے نفس کی طلب ہے۔ کرامتوں میں نفس مشغول ہوتا ہے، مزہ لیتا ہے، واہ واہ کرتا ہے۔ اللہ کی طلب تو استقامت ہے۔ اسی لئے اولیاء اللہ نے فرمایا:

الإستقامة فوق الكرامة.

''استقامت کا درجہ کرامت سے اونچا ہے''۔

ولایت، کرامت کو نہیں کہتے بلکہ ولایت، استقامت کو کہتے ہیں۔ جب کرامت کا بیان ہوتا ہے تو یہ اولیائے کرام کی شان کا ایک گوشہ ہے، جس سے ان کی کسی ایک شان کا اظہار ہوتا ہے۔ ان کے اصل مقام کا پتہ استقامت سے چلتا ہے۔ کتاب وسنت کی متابعت اور استقامت ہی سے ولایت کا دروازہ کھلتا اور اس میں عروج وکمال نصیب بنتا ہے۔

حضور غوث الاعظم۔ ائمہ محدثین وفقہاء کی نظر میں

حضور غوث الاعظمؓ کے مقام و مرتبہ کا ایک عظیم اظہار ''علم'' کے باب میں بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ علمِ شریعت کے باب میں ان سے متعلقہ بہت سے اقوال صوفیاء و اولیاء کی کتابوں میں ہیں اور ہم لوگ بیان کرتے رہتے ہیں مگر اس موقع پر میں سیدنا غوث الاعظم ﷺ کا مقامِ علم صرف ائمہ محدثین اور فقہاء کی زبان سے بیان کروں گا کہ ائمہ علم حدیث و فقہ نے ان کے بارے کیا فرمایا ہے، تاکہ کوئی رد نہ کر سکے۔ اس سے یہ امر واضح ہوجائے گا کہ کیا صرف عقیدت مندوں نے ہی آپ کا یہ مقام بنا رکھا ہے یا جلیل القدر ائمہ علم، ائمہ تفسیر، ائمہ حدیث نے بھی ان کے حوالے سے یہ سب بیان کیا ہے؟

یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضور غوث الاعظم ﷺ نہ صرف ولایت میں غوث الاعظم تھے بلکہ آپ علم میں بھی غوث الاعظم تھے۔ اگر آپ کے علمی مقام کے پیش نظر آپ کو لقب دینا چاہیں تو آپ امام اکبر تھے۔ آپ جلیل القدر مفسر اور امامِ فقہ بھی تھے۔ اپنے دور کے جلیل القدر ائمہ آپ کے تلامذہ تھے جنہوں نے آپ سے علم الحدیث، علم التفسیر، علم العقیدہ، علم الفقہ، تصوف، معرفت، فنی علوم، فتویٰ اور دیگر علوم پڑھے۔ حضور غوث الاعظم ﷺ ہر روز اپنے درس میں تیرہ علوم کا درس دیتے تھے اور 90 سال کی عمر تک یعنی زندگی کے آخری لمحہ تک طلبہ کو پڑھاتے رہے۔ قرآن مجید کی مذکورہ آیتِ مبارکہ (الکہف:۱۸) میں بیان کردہ علم لدنی کا اظہار آپ کی ذات مبارکہ میں بدرجہ اتم نظر آتا ہے۔ بغداد میں موجود آپ کا دارالعلوم حضرت شیخ حماد کا قائم کردہ تھا، جو انہوں نے آپ کو منتقل کیا۔ آپ کے مدرسہ میں سے ہر سال ۳۰۰۰ طلبہ جید عالم اور محدث بن کر فارغ التحصیل ہوتے تھے۔ میں آج آپ کے متعلقہ وہ باتیں اور میادین بیان کروں گا جو آپ نے پہلے نہیں سنے اور جو بیان بھی نہیں کئے جاتے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کی فتوحات کا راز

بہت عجیب تر بات جس کا نہایت قلیل لوگوں کو علم ہوگا اور کثیر لوگوں کے علم میں شاید پہلی بار آئے کہ سلطان صلاح الدین ایوبی نے جب القدس فتح کیا تو جس لشکر (Army) کے ذریعے بیت المقدس فتح کیا، اس آرمی میں شامل لوگوں کی بھاری اکثریت حضور غوث الاعظم ﷺ کے تلامذہ کی تھی۔ گویا آپ کے مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ صرف متہجد ہی نہیں تھے بلکہ عظیم مجاہد بھی تھے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کی آدھی سے زائد

فوج حضور غوث الاعظم کے عظیم مدرسہ کے طلبہ اور کچھ فیصد لوگ فوج میں وہ تھے جو امام غزالی کے مدرسہ نظامیہ کے فارغ التحصیل طلبہ تھے۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کے چیف ایڈوائزر امام ابن قدامہ المقدسی الحنبلی حضور سیدنا غوث الاعظم کے شاگرد اور خلیفہ ہیں۔ آپ براہِ راست حضور غوث پاک کے شاگرد، آپ کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ گویا تاریخ کا یہ سنہرا باب جو سلطان صلاح الدین ایوبی نے رقم کیا وہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا فیض تھا۔

امام ابن قدامہ المقدسیؒ

امام ابن قدامہ المقدسی الحنبلی اور ان کے کزن امام عبدالغنی المقدسی الحنبلی دونوں حضور غوث الاعظم کے تلامذہ میں سے ہیں۔ یہ دونوں فقہ حنبلی کے جلیل القدر امام اور تاریخ اسلام کے جلیل القدر محدث ہیں۔

امام ابن قدامہ مقدسی کہتے ہیں کہ جب میں اور میرے کزن (امام عبدالغنی المقدسی) حضور غوث الاعظم کی بارگاہ میں کسبِ علم و فیض کے لئے پہنچے تو افسوس کہ ہمیں زیادہ مدت آپ کی خدمت میں رہنے کا موقع نہ ملا۔ اس وقت آپؒ کی عمر ۹۰ برس تھی، یہ آپ کی حیات ظاہری کا آخری سال تھا۔ اسی سال ہم آپ کی خدمت میں رہے، تلمذ کیا، حدیث پڑھی، فقہ حنبلی پڑھی، آپ سے اکتساب فیض کیا اور خرقہ خلافت و مریدی پہنا۔

☆ امام الذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں لکھا ہے کہ امام ابن قدامہ الحنبلی المکی المقدسی فرماتے ہیں:

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات جتنی تواتر سے ہم تک پہنچی ہیں اور جتنی متواتر النقل ہیں، ہم نے پہلے اور بعد میں آج تک روئے زمین کے کسی ولی اللہ کی کرامتوں کا اتنا تواتر نہیں سنا۔ ہم آپ کے شاگرد تھے اور آپ کے مدرسہ کے حجرہ میں رہتے تھے۔ سیدنا غوث الاعظم اپنے بیٹے یحییٰ بن عبدالقادر کو بھیجتے اور وہ ہمارے چراغ جلا جاتا تھا۔ یہ تواضع، انکساری، ادب، خلق تھا کہ بیٹا چراغ جلا جاتا اور گھر سے درویشوں کے لیے کھانا پکا کر بھیجتے تھے۔ نماز ہمارے ساتھ آ کر پڑھتے اور ہم آپ سے اسباق پڑھتے تھے۔

علامہ ابن تیمیہ بارے ایک غلط فہمی کا ازالہ

امام ابن قدامہ المقدسی ایک واسطہ سے علامہ ابن تیمیہ کے دادا شیخ ہیں۔ علامہ ابن تیمیہ کے عقائد کے بعض معاملات میں بعد میں انتہاء پسندی آ گئی۔ مجموعی طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ منکرِ تصوف تھے، حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ ان کے بعض معاملات میں، تشریحات و توضیحات میں انتہاء پسندی تھی، جن سے ہمیں اختلاف ہے مگر مجموعی طور پہ وہ منکرِ تصوف نہیں تھے، وہ تصوف کے قائل تھے، تصوف پر ان کا عقیدہ تھا، اولیاء، صوفیاء کے عقیدتمند تھے اور طریقہ قادریہ میں بیعت تھے۔

علامہ ابن تیمیہ کے شیخ کا نام الشیخ عزالدین عبداللہ بن احمد بن عمر الفاروثی ہے۔ بغداد میں انہوں نے سیدنا شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ سے خلافت کا خرقہ پہنا۔ گویا ایک طریق سے ان کا سلسلۂ طریقت سہروردیہ ہو گیا۔ شیخ عزالدین الفاروثی، امام موفق الدین ابی محمد بن قدامہ المقدسی کے خلیفہ اور مرید بھی ہیں اور ابن قدامہ المقدسی، سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے خلیفہ اور شاگرد ہیں۔ جنہوں نے طریقہ قادریہ میں خود غوث الاعظم سے خرقہ پہنا۔

آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ علامہ ابن تیمیہ کو ان کی وصیت کے مطابق دمشق میں صوفیاء کے لئے وقف قبرستان مقابرالصوفیہ میں دفنایا گیا۔ اس کو امام ابن کثیر نے ''البدایہ والنہایہ''، امام ابن حجر عسقلانی نے ''الدرر الکاملۃ''، امام ذہبی نے ''العبر'' اور کل محدثین جنہوں نے علامہ ابن تیمیہ کے احوال لکھے، تمام نے بلا اختلاف اس کو بیان کیا ہے۔ یہ قبرستان صرف صوفیائے کرام کے لئے وقف تھا، وہاں دیگر علماء کی تدفین نہیں

ہوتی تھی۔ آج کے دن تک علامہ ابن تیمیہ کی قبر مقابر صوفیا میں ہے۔ بعد ازاں ان کے بیٹے کی وفات ہوئی تو وہ بھی مقابر صوفیا میں دفن ہوئے۔

علامہ ابن تیمیہ کا حضور غوث الاعظمؒ سے اظہار عقیدت

علامہ ابن تیمیہ کے شیخ، امام ابن قدامہ کے شاگرد تھے اور امام ابن قدامہ، حضور غوث الاعظم کے مرید تھے۔ علامہ ابن تیمیہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے عظیم عقیدت مندوں میں سے تھے۔ علامہ ابن تیمیہ کی کتاب **الاستقامۃ** دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں اولیاء وصوفیاء میں سے سب سے زیادہ محبت وعقیدت سے جس شخصیت کا نام علامہ ابن تیمیہ نے لیا وہ حضور سیدنا غوث الاعظم ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ غوث، قطب، ابدال کے ٹائٹل ہمارے من گھڑت ہیں اور اکابر علماء، محدثین ان کو مانتے نہیں تھے۔ سن لیں! علامہ ابن تیمیہ، غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا ذکر کرتے ہوئے ان کا نام اس طرح لکھتے ہیں:

قطب العارفين ابا محمد بن عبد القادر بن عبد الله الجيلی.

’’قطب العارفین (سارے عارفوں کے اولیاء کے قطب) سیدنا شیخ عبد القادر الجیلانی‘‘۔

یعنی وہ حضور غوث الاعظم کے نام کو اس طرح القاب کے ساتھ ذکر کرتے ہیں جبکہ باقی کسی صوفی اور اولیاء میں سے کسی کا نام اس کے ٹائٹل کے ساتھ بیان نہیں کرتے۔ جس کا بھی ذکر کریں گے تو صرف اس صوفی یا ولی کا نام لکھ کر ان کی کسی بات کو نقل کریں گے۔ مثلاً:

نقل الشيخ شهاب الدين ابو حفص عمر بن محمد السهروردی --- نقل ابو القاسم القشيری --- نقل ابو عبد الرحمن السلمی --- نقل بشر الحافی --- قال الحارث المحاسبی --- قال الجنيد البغدادی---

مگر سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی بات آئے تو ’’الشیخ‘‘ لکھیں گے یا ’’قطب العارفین‘‘ لکھیں گے یعنی ٹائٹل کے ساتھ نام لکھیں گے۔

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا ایک کشف اور کرامت علامہ ابن تیمیہ **الاستقامۃ** کے صفحہ ۸۷ پر بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ

شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ نے بیان کیا کہ اوائل عمر میں ہی علوم کی کتب پڑھ لینے کے بعد میں علم الکلام، فلسفہ، منطق وغیرہ پڑھنا چاہتا تھا۔ اس حوالے سے میں متردد تھا کہ کس کتاب سے آغاز کروں؟ امام الحرمین الجوینی کی کتاب ’’**الارشاد**‘‘ پڑھوں یا امام شہرستانی کی کتاب ’’**نهاية الاقدام**‘‘ پڑھوں؟ یا اپنے شیخ ابو نجیب سہروردی (اپنے وقت کے کامل اقطاب اور اولیاء میں سے تھے، یہ ان کے چچا بھی تھے اور شیخ بھی تھے) کی کتاب پڑھوں؟ میری یہ متردد صورتِ حال دیکھ کر میرے شیخ امام نجیب الدین سہروردی مجھے شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہوئے۔ میرے شیخ حضرت ابو نجیب سہروردی، حضور غوث پاک کی بارگاہ میں جا کر ان کی اقتداء میں نماز ادا کرتے۔ خیال تھا کہ نماز سے فارغ ہو کر جب مجلس ہوگی تو ہم حضور غوث الاعظم سے عرض کریں گے اور رہنمائی لیں گے اور پھر آپ جو فرمائیں گے وہ کتاب میں شروع کروں گا۔ ابھی ہم حاضر ہی ہوئے تھے، نماز بھی نہ ہوئی تھی اور مجلس بھی نہ ہوئی تھی، صرف خیال دل میں تھا۔ فرماتے ہیں کہ مجھے دیکھتے ہی غوث الاعظم میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے فرمایا:

يا عمر ما هو من زاد القبر ما هو من زاد القبر

جو کتابیں تم پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہو کیا یہ قبر میں بھی کام آئیں گی۔ یعنی جو علم الکلام، منطق، فلسفہ، کلام کی کتابیں تم پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہو اور تم پوچھنے آئے ہو، یہ قبر میں کام نہیں آئیں گی۔

شیخ سہروردفرماتے ہیں: **فرجعت عن ذالک۔**

میں سمجھ گیا کہ حضور غوث الاعظم کو کشف ہوگیا ہے اور میرے قلب کا حال جان کر تصحیح کر دی۔ پھر میں نے اس علم کے حصول سے توبہ کرلی۔

اس واقعہ کو روایت کرنے کے بعد علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

ان الشیخ کاشفه بما کان فی قلبه

''جو ان کے دل میں تھا، شیخ عبد القادر جیلانی کو اس کا کشف ہوگیا''۔

☆ ایک مقام پر علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ

کان شیخ عبد القادر الجیلی أعظم مشائخهم، مشائخ زمانهم أمرا بالالتزام بالشرع والأمر والنهی وتقدیمه علی الذوق والقدر ومن أعظم الشیخ من ترک الهواء والارادة النفسه.

امام ابنِ جوزیؒ

محدثین اور ائمہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھ کر آپ سے تلمذ کرتے۔ ستر ہزار حاضرین ایک وقت میں آپ کی مجلس میں بیٹھتے۔ امام ابن حجر عسقلانی نے 'مناقب شیخ عبدالقادر جیلانی میں لکھا ہے کہ ستر ہزار کا مجمع ہوتا، (اس زمانے میں (لاؤڈ سپیکر نہیں تھے) جو آواز ستر ہزار کے اجتماع میں پہلی صف کے لوگ سنتے اتنی آواز ستر ہزار کے اجتماع کی آخری صف کے لوگ بھی سنتے۔ اس مجلس میں امام ابن جوزی (صاحبِ صفۃ الصفوہ اور اصول حدیث کے امام) جیسے ہزارہا محدثین، ائمہ فقہ، متکلم، نحوی، فلسفی، مفسر بیٹھتے اور اکتسابِ فیض کرتے تھے۔

سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ایک مجلس میں قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر فرمارہے تھے۔ امام ابن جوزی بھی اس محفل میں موجود تھے۔ اس آیت کی گیارہ تفاسیر تک تو امام ابن جوزی اثبات میں جواب دیتے رہے کہ مجھے یہ تفاسیر معلوم ہیں۔ حضور غوث الاعظم نے اس آیت کی چالیس تفسیریں الگ الگ بیان کیں۔ امام ابن جوزی گیارہ تفاسیر کے بعد چالیس تفسیروں تک ''نہ'' ہی کہتے رہے یعنی پہلی گیارہ کے سوا باقی انتیس تفسیریں مجھے معلوم نہ تھیں۔ امام ابن جوزی کا شمار صوفیاء میں نہیں ہے بلکہ آپ جلیل القدر محدث ہیں، اسماء الرجال، فن اسانید پر بہت بڑے امام اور اتھارٹی ہیں۔ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ چالیس تفسیریں بیان کر چکے تو فرمایا:

الآن نرجع من القال إلی الحال.

''اب ہم قال کو چھوڑ کر حال کی تفسیروں کی طرف آتے ہیں''

جب حال کی پہلی تفسیر بیان کی تو پورا مجمع تڑپ اٹھا، چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہوئیں۔ امام ابن جوزی بھی تڑپ اٹھے۔ محدث زماں نے اپنے کپڑے پکڑ کر پرزے پرزے کر دیئے اور وجد کے عالم میں تڑپتی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپتے ہوئے نیچے گر پڑے۔ یہ امام ابن جوزی کا حال ہے۔

امام یافعیؒ

امام یافعی (جن کی کتاب کی امام ابن حجر عسقلانی نے التلخیص الخبیر کے نام سے تلخیص کی) فرماتے ہیں:

اجتمع عنده من العلماء والفقهاء والصلحا جماعة کثیرون انتفعوا بکلامه وصحبته ومجالسته وخدمته وقاصد إلیه من طلب العلم من الآفاق.

شرق تا غرب پوری دنیا سے علماء، فقہاء، محدثین، صلحا اور اہل علم کی کثیر جماعت اطراف و اکناف سے چل کر آتی اور آپ کی مجلس میں زندگی بھر رہتے، علم حاصل کرتے۔ حدیث لیتے، سماع کرتے اور دور دراز تک علم کا فیض پہنچتا۔

امام یافعی فرماتے ہیں کہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا قبول عام اتنا وسیع تھا اور آپ کی کراماتِ ظاہرہ اتنی تھیں کہ اول سے آخر کسی ولی اللہ کی کرامات اس مقام تک نہیں پہنچیں۔

امام یافعی شعر میں اس انداز میں حضور غوث پاک کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں کہ

غوث الوراء، غيث النداء نور الهدى

بدر الدجى شمس الضحى بل الانور

(یافعی، مرأة الجنان، ۳: ۳۴۹)

بعض لوگ نادانی میں کہتے ہیں کہ آپ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو غوث الاعظم کہتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔ غوث، اللہ کے سوا کوئی نہیں ہوتا۔ غور کریں کہ امام، محدث اور امام فقہ ان کو غوث کہتے تھے۔ غوث الوریٰ کا مطلب ہے ساری خلق کے غوث۔ اسی طرح غیث النداء، نور الہدیٰ بدر الدجیٰ، شمس الضحیٰ یہ تمام الفاظ ان ائمہ کی حضور غوث الاعظم سے عقیدت کا مظہر ہیں۔

حافظ ابنِ کثیرؒ

علامہ ابن تیمیہ کے شاگرد، حافظ ابن کثیر اپنی کتاب البدایہ والنہایہ جلد ۱۲ ص ۲۵۲ پر کہتے ہیں کہ حضور غوث اعظم سے خلقِ خدا نے اتنا کثیر نفع پایا جو ذکر سے باہر ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ آپ کے احوال صالحہ تھے اور مکاشفات و کرامات کثیرہ تھیں۔

امام ابنِ رجب حنبلیؒ

امام ابن قدامہ اور ابن رجب حنبلی وہ علماء ہیں جو علامہ ابن تیمیہ اور علامہ ابن القیم کے اساتذہ ہیں اور ان کو سلفی شمار کیا جاتا ہے۔ یہ سلفی نہیں بلکہ غوث پاک کے مرید ہیں۔ لوگوں کے مطالعہ کی کمی ہے جس کی وجہ سے یہ غلط مباحث جنم لیتی ہیں۔ امام ابن رجب الحنبلی کو بھی پوری سلفیہ لائن کا امام سمجھا جاتا ہے۔ آپ نے زیل الطبقات الحنابلہ میں سیدنا غوث اعظم کے حوالے سے بیان کیا کہ

كان هو زاهد شيخ العصر وقدوة العارفين وسلطان المشائخ وسيد اهل الطريقه محى الدين ابو محمد صاحب المقامات والكرامات والعلوم والمعارف والاحوال المشهوره.

(ابن رجب الحنبلی، زیل الطبقات الحنابلہ، ۲: ۱۸۸)

یہ صرف نام کے القاب نہیں بلکہ یہ حضور غوث الاعظم کا مقام ہے جسے امام ابن رجب حنبلی نے بیان کیا ہے۔

امام ذہبیؒ

امام ذہبی (جلیل القدر محدث) سیر اعلام النبلاء میں بیان کرتے ہیں کہ

ليس في كبائر المشائخ من له احوال وكرامات اكثر من الشيخ عبد القادر الجيلاني.

”کبائر مشائخ اور اولیاء میں اول تا آخر کوئی شخص ایسا نہیں ہوا جس کی کرامتیں شیخ عبد القادر جیلانی سے بڑھ کر ہوں“۔

امام العز بن عبدالسلامؒ

شافعی مذہب میں امام العز بن عبد السلام بہت بڑے امام اور اتھارٹی ہیں۔ سعودی عرب میں بھی ان کا نام حجت مانا جاتا ہے۔ یہ وہ نام ہیں جن کو رد کرنے کی کوئی جرأت نہیں کرسکتا۔ امام العز بن عبد السلام کا قول امام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں:

ما نقلت إلينا كرامات أحد بالتواتر إلا شيخ عبد القادر الجيلاني.

”آج تک اولیاء کرام کی پوری صف میں کسی ولی کی کرامتیں تواتر کے ساتھ اتنی منقول نہیں ہوئیں جتنی شیخ عبد القادر الجیلانی کی ہیں اور اس پر اتفاق ہے“۔

امام یحییٰ بن نجاح الادیبؒ

جلیل القدر علماء آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر تائب ہوتے۔ ابو البقا بیان کرتے ہیں کہ میں نے نحو، شعر، بلاغت اور ادب میں اپنے وقت کے امام یحییٰ بن نجاح الادیب سے سنا کہ میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی مجلس میں گیا، ہر کوئی اپنے ذوق کے مطابق جاتا تھا، میں گیا اور میں نے چاہا کہ میں دیکھوں کہ غوث الاعظم اپنی گفتگو میں کتنے شعر

سناتے ہیں۔ وہ چونکہ خود ادیب تھے لہٰذا اپنے ذوق کے مطابق انہوں نے اس امر کا ارادہ کیا۔ صاف ظاہر ہے حضور غوث الاعظم اپنے درس کے دوران جو اشعار پڑھتے تھے وہ اپنے بیان کردہ علم کی کسی نہ کسی شق کی تائید میں پڑھتے تھے۔ درس کے دوران اکابر، اجلاء، ادبا اور شعراء کو پڑھنے سے مقصود بطور اتھارٹی ان کو بیان کرنا تھا تاکہ نحو دین، فقہ، بلاغت، لغت، معانی کا مسئلہ دور جاہلیت کے شعراء کے شعر سے ثابت ہو، یہ بہت بڑا کام ہے۔

امام النحو والادب یحيٰی بن نجاح الادیب بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کی مجلس میں گیا اور سوچا کہ آج ان کے بیان کردہ اشعار کو گنتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں دھاگہ ساتھ لے گیا کہ ہاتھ پر گنتے گنتے بھول جاؤں گا۔ جب آپ ایک شعر پڑھتے تو میں دھاگہ پر ایک گانٹھ دے دیتا تاکہ آخر پر گنتی کر لوں۔ جب آپ اگلا شعر پڑھتے تو پھر دھاگہ پر گانٹھ دے لیتا۔ اس طرح میں آپ کے شعروں پر دھاگہ پر گانٹھ دیتا رہا۔ اپنے کپڑوں کے نیچے میں نے دھاگہ چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ جب میں نے دھاگہ پر کافی گانٹھیں دے دیں تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ستر ہزار کے اجتماع میں میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے دیکھ کر فرمایا:

انا احل و انت تاکد. (ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲۰: ۴۴۸)

''میں گانٹھیں کھولتا ہوں اور تم گانٹھیں باندھتے ہو''۔

یعنی میں الجھے ہوئے مسائل سلجھا رہا ہوں اور تم گانٹھیں باندھنے کے لیے بیٹھے ہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے اسی وقت کھڑے ہو کر توبہ کر لی۔ اندازہ لگائیں یہ آپؒ کی مجلس میں ائمہ کا حال تھا۔

امام ابو محمد خشاب نحویؒ

امام الحافظ عبدالغنی المقدسی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس دور کے بغداد کے نحو کے امام ابو محمد خشاب نحوی سے کہتے ہوئے سنا کہ میں نحو کا امام تھا، غوث اعظم کی بڑی تعریف سنتا تھا مگر کبھی ان کی مجلس میں نہیں گیا تھا۔ یہ نحوی لوگ تھے، اپنے کام میں لگے رہتے تھے۔ ضرب یضرب میں لگے رہتے ہیں، انہیں ایک ہی ضرب آتی ہے، دوسری ضرب یعنی ضرب قلب سے دلچسپی نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ ایک دن خیال آیا آج جاؤں اور سنوں تو سہی شیخ عبدالقادر جیلانی کیا کہتے ہیں؟ میں گیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ کر انہیں سننے لگا۔

میں نحوی تھا، اپنے گھمنڈ میں تھا لہٰذا مجھے ان کا کلام کوئی بہت زیادہ شاندار نہ لگا۔ میں نے دل میں کہا:

''آج کا دن میں نے ضائع کر دیا''۔

بس اتنا خیال دل میں آنا تھا کہ منبر پر دوران خطاب سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مجھے مخاطب ہو کر بولے:

اے محمد بن خشاب نحوی! تم اپنی نحو کو خدا کے ذکر کی مجلسوں پر ترجیح دیتے ہو۔ یعنی جس سیبویہ (امام النحو، نحو کے موضوع پر ''الکتاب'' کے مصنف) کے پیچھے تم پھرتے ہو، ہم نے وہ سارے گزارے ہوئے ہیں۔ آؤ ہمارے قدموں میں بیٹھو تمہیں نحو بھی سکھا دیں گے۔ امام محمد بن خشاب نحوی کہتے ہیں کہ میں اسی وقت تائب ہو گیا۔ آپ کی مجلس میں گیا اور سالہا سال گزارے۔ خدا کی قسم ان کی صحبت اور مجلس سے اکتساب کے بعد نحو میں وہ ملکہ نصیب ہوا جو بڑے بڑے ائمہ نحو کی کتابوں سے نہ مل سکا تھا۔

ان حوالہ جات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ پتہ چلے کہ ائمہ حدیث و فقہ نے حضور غوث الاعظم کے علمی مقام و مرتبہ کو نہ صرف بیان کیا بلکہ آپ کو علم میں اتھارٹی تسلیم کیا ہے۔ مذکورہ جملہ بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کل امام کرامتوں کو ماننے والے تھے، اولیاء کو ماننے والے تھے اور سیدنا غوث الاعظم کے عقیدت مند تھے۔ یہ کہنا کہ حضور غوث الاعظم کے مقام و مرتبہ اور ان کے القابات کو اعلیٰ حضرت نے یا ہم نے گھڑ لیا ہے، نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ حدیث، فقہ، تفسیر اور عقیدہ کے کل ائمہ نو سو سال سے ان کی شان اسی طرح بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ ❁❁❁❁

سوال: گیارھویں شریف کی حقیقت اور اصل روح کیا ہے؟ کب اور کیوں شروع ہوئی؟ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں؟

گیارھویں شریف قدوۃ الواصلین، زبدۃ العارفین، سیدی و سندی غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی قدس سرہ کے نام پر منعقد ہونے والی تقریب ہے جس میں آپ کے حوالہ سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات اور ولایتِ اولیاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ کے علمی و عملی کارناموں سے امت آگاہ ہو۔ اس سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت سینوں میں پیدا ہوتی ہے، اولیاء اللہ سے انس پیدا ہوتا ہے، اللہ والوں کی صحبت میسر آتی ہے۔ روحانیت، فیض اور ذہنی آسودگی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی عبادت کی ترغیب ملتی ہے۔ اللہ والوں کی اتباع و اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ نیکی کی ترویج اور برائی کے مٹانے میں مدد ملتی ہے۔ کہنے کو یہ ایک شخص کی تقریب ہوتی ہے مگر در حقیقت یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بزم ہوتی ہے جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر ہوتا ہے۔

دوسری طرف نذرانوں کی صورت میں یہاں کھانے پینے کی اشیاء آتی ہیں جو حاضرین، زائرین، بھوکے مسافر بے بسوں کے کام آتی ہیں۔ دینے والوں کو ثواب اور کھانے والوں کو سیری و سیرابی ملتی ہے۔ اس صدقہ سے زبانوں اور دلوں سے نکلتی دعاؤں، تلاوتوں، اذکار کا ثواب زائرین، ان کے آباؤ و امہات، ان کے اساتذہ، مشائخ اور تمام مسلمانانِ عالم، زندہ مومنین اور بالخصوص اہل قبور و مزارات کو قبولیت کے یقین کے ساتھ پہنچایا جاتا ہے۔

رسم کی نہیں حقیقت کی ضرورت ہے

ہمارا آج کا المیہ علم و تحقیق کی کمی نہیں بلکہ عمل سے فرار ہے۔ ہم حقائق کو جانتے ہیں، ان کی حکمتوں سے اچھی طرح سے واقف ہیں، ان کے فوائد اور عملی زندگی میں ان کی ناگزیریت کے دل سے قائل ہیں مگر افسوس کہ علم و آگہی کی جس قدر فراوانی ہوئی ہے عمل سے فراغت حاصل کر لی گئی ہے۔ اسی لیے ہمارا معاشرہ ہزار ہا تدابیر کے باوجود دن بدن تیزی سے زوال کی طرف جا رہا ہے۔ آج ہم اگر ان رسوم سے نالاں ہیں تو ان پر کبھی ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ یہ رسوم اتنی ہی غلط تھیں تو ہمارے اسلاف نے اس پر غور کیوں نہ کیا اور ان کو کیوں رواج دیا؟ کیا وہ اپنی آنے والی نسلوں کے خیر خواہ نہ تھے؟ کیا کوئی شخص اپنی اولاد کی تباہی کو پسند کر سکتا ہے؟ نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔

یہ ہے کہ مختلف نیک مقاصد کے حصول کے لیے مختلف ادوار میں مختلف تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ عرصہ تک وہ مقاصد حاصل ہوتے رہتے ہیں اور معاشرہ زندہ وخوشحال ہوتا ہے مگر مرور زمانہ کے ساتھ وہ مقاصد نظروں سے اوجھل ہوتے جاتے ہیں اور اصول، رسوم میں ڈھلتے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ اچھے کام بے معنی ہو کر رہ جاتے

ہیں۔ اولیاء اللہ سے منسوب دن اور ساعتیں، ان کے نام پر منعقد ہونے والی تقریبات کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا۔

گیارہویں شریف کے مقاصد

اولیاء اللہ کی اصطلاح قرآنی اصطلاح ہے، ان کا ذکر خیر کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت اور رسول پاک ﷺ کا مبارک طریقہ ہے۔ امت نے روز اول سے اس نام اور اس کے مصداق پاکیزہ نفوس کی ہمیشہ تعظیم وتکریم کی ہے۔ اولیاء اللہ اس دین کے شعائر ہیں، ان سے منسوب ہر چیز اللہ تعالیٰ کی نظر میں محبوب ہے۔ یہ حضرات اللہ تعالیٰ کے دین کے خادم اور مخلوقِ خدا کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت سے مردہ دلوں کو حیات ملتی ہے۔ ان کے پاس زخمی دلوں کو مرہم، پریشان حالوں کو سکون اور دنیا کی نظروں سے دھتکارے ہوؤں کو امان ملتی ہے۔ یہ خالق و خلق دونوں کی نظر میں محبوب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ نے ان کے کثیر فضائل ومحاسن بیان فرمائے ہیں۔ قرآن کریم میں ان کی تاریخ و واقعات، فضائل ومحاسن بیان کرنے کے ساتھ یہ بھی ارشادفرمایا:

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰـمِ اللهِ. (ابراهيم، ۱۴:۵)

’’اور انہیں اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ۔‘‘

اللہ کے دن تو سارے ہی ہیں، سبھی اس کے پیدا کردہ ہیں پھر اللہ کے دنوں کی یاد دہانی کا اس کے سوا کیا مفہوم ہے کہ لوگوں کو اللہ والوں کا ذکر سناؤ اور بالخصوص ان دنوں کا جو اللہ والوں سے منسوب ہیں تاکہ اولاً ان کا ذکر ہمیشہ زندہ رہے جنہوں نے عمر بھر اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند کیے رکھا۔ اللہ تعالیٰ کا ان سے وعدہ ہے۔

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ. (البقره، ۲:۱۵۲)

’’سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو۔‘‘

گیارہویں شریف کا عمل ایک ولی کامل حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے یوم وفات 11 ربیع الثانی کی نسبت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسا مقبول ہوا کہ ہر مہینہ کی گیارہ تاریخ کو لوگ آپ کی یاد میں محفلیں سجایا کرتے ہیں۔ گیارہویں شریف ہو یا چالیسواں یا سالانہ عرس، ان تمام کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اللہ والوں کا ذکر خیر ہو، اللہ تعالیٰ کا ذکر، رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام اور سرکار کی سیرۃ طیبہ اور قرآن وسنت کے جس چشمہ صافی سے ان بزرگوں نے اپنے آپ کو اور پھر ایک جہان کو سیراب کیا ہے مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کیا جائے اور ان کو عبادتِ خداوندی کی رغبت دلائی جائے۔

محافل میلاد، محافل اعراس، سوم، چالیسواں، یوم پاکستان، یوم اقبال، یوم قائد اعظم، صحابہ کرام و اہل بیت کے ایام، مدارس، دار العلوموں، کالجوں اور جامعات کی سالانہ، پچیس سالہ، پچاس سالہ، سو سالہ تقریبات، تبلیغی و تربیتی اجتماعات، کانفرنسز، سیمینارز، یہ تمام سرگرمیاں اسی مقصد کے لیے تو ہوتی ہیں کہ لوگوں تک اپنے بزرگوں کے مقام و مرتبہ، علمیت، جد و جہد، تعلیم و تزکیہ، خدمت خلق، اعلیٰ اخلاق و کردار کے کارنامے پہنچائے جائیں۔ جس سے ایک طرف ان محسنین کا ذکر خیر ہوتا رہے اور دوسری طرف آنے والی نسلیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتی رہیں اور بلندیوں، عظمتوں اور عزیمتوں کا سفر جاری و ساری رہے اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگاتی رہے۔

گیارہویں شریف ہو یا کسی اور بزرگ کا عرس یا دیگر مواقع ان پر معمول سے زیادہ قرآن خوانی ہوتی ہے، نعت ومنقبت پڑھی وسنی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک کا ذکر خیر ہوتا ہے، احکام شرع کی تعلیم وتبلیغ کا موقع ملتا ہے، رزق حلال سے حاضرین کی تواضع کی جاتی ہے، ماحول میں نیکی کا غلبہ اور بدی کی پسپائی ہوتی ہے، صدقہ و خیرات کے ذریعے انفاق فی سبیل اللہ پر عمل ہوتا ہے، شریک محفل

لوگوں میں میل ملاقات ہوتی ہے، محبت و اخوت کی بنیادیں مضبوط ہوتی ہیں، غریبوں کو اچھا کھانا ملتا ہے۔

آج بھی دنیا کے کونے کونے میں اولیاء اللہ کے مزارات پر بندگان خدا کو بغیر کسی مذہبی و نسلی امتیاز کے مفت کھانا ملتا ہے اور ہر وقت ملتا ہے، ہر ایک کو ملتا ہے۔ ضرورت مندوں کا پیٹ بھرتا ہے اور کھلانے والے اجر وثواب کے مستحق بنتے ہیں۔ مرحوم عزیزوں، بزرگوں کو اس تمام نیک کام کا اجر و ثواب ملتا رہتا ہے۔ کوئی دانشمند آدمی کھانا کھلانے کی حکمت، فائدہ اور حسن کا انکار نہیں کر سکتا۔ گیارہویں، عرس اور چہلم وغیرہ کے موقع پر یہی کچھ ہوتا ہے پھر اس کے جواز میں کلام کیا؟ جہاں کام ہوتا ہے وہاں کمی، کوتاہی اور غلطی بھی ہوسکتی ہے اس لیے ہر کام کتنا ہی مفید اور اچھا کیوں نہ ہو اصلاح طلب رہتا ہے۔ خوب سے خوب تر کا سلسلہ رکتا نہیں۔

جس چیز پر غیر اللہ کا نام آجائے

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ. (المائدة، ۵: ۳)

’’خون اور سؤر کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ۔۔۔‘‘

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کا ذکر فرمایا ہے جن کا گوشت حرام ہے۔ مردار، خون، سور کا گوشت، جس جانور کے ذبح میں غیر اللہ کا نام بلند کیا جائے۔ بعض تنگ نظر اور کم علم لوگوں نے اس سے خواہ مخواہ گیارہویں شریف اور تبرکات، مٹھائی، کھانے اور مشروب وغیرہ کو ما اهل به لغير الله میں شامل کر کے حرام قرار دیدیا ہے۔ خود پر ہی ظلم نہیں کیا بلکہ امت میں فتنہ، افتراق اور اسلام کو بدنام کیا اور مسلمانوں کو مشرک قرار دیا اور فرقہ واریت کو خوب خوب ہوا دی۔ پس مناسب ہے کہ ما اهل کی عہد نبوت سے آج تک جو تفسیر و تصریح کی گئی ہے اسے لغت، تفسیر اور حدیث و عقل کی مدد سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ جس شخص نے قرآن کریم کو خدا خوفی اور حیاء کے ساتھ سمجھ کر پڑھا ہے وہ سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ حلال حرام جانوروں کے ذکر میں مٹھائی، حلوہ، کھیر، فرنی پلاؤ، قورمہ، دودھ، شربت، پھل کہاں سے آ گئے؟ یہاں صرف گوشت کی بات ہو رہی ہے مگر خدا نا ترسوں نے کھینچا تانی کر کے بات کہاں سے کہاں تک پہنچا دی؟

قرآن کریم میں جن جانوروں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا گیا ہے ان میں ایک وہ جانور بھی ہے جو حلال ہے مگر وہ جانور جس کو ذبح کرتے وقت کسی بت، انسان یا دیوتا وغیرہ کا نام لیا جائے۔ اگر بوقت ذبح صرف اللہ کا نام لیا جائے اور ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو، مسلمان سے کتابی نہ بنا ہو، نسلی ہو یا کسی اور مذہب سے ہٹ کر کتابی بنا ہو تو گوشت حلال ہے، خواہ ذبح سے پہلے اور بعد میں اس پر کسی کا نام پکارا جائے۔ حرمت کا تعلق صرف وقت ذبح سے ہے۔

اس آیت میں لفظ ’’ما‘‘ سے مراد صرف جانور ہیں کہ پیچھے جانوروں کا ہی ذکر ہے، اس سے مٹھائی، دودھ، کھانے، کپڑے، روپیہ، پیسہ وغیرہ ہرگز مراد نہیں کہ ان کا ذبح سے کوئی تعلق نہیں۔ الحمدللہ ہر مسلمان حلال جانوروں کو اللہ کے نام پر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرتا ہے، اس کے حلال ہونے میں شک وہی کرے گا جو پرلے درجہ کا جاہل، تنگ نظر اور سخت متعصب و جھگڑالو ہے۔

حلال کو حرام نہ کہو

اے ایمان والو!

لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ. (المائدة، ۵: ۸۷)

’’(اپنے اوپر) حرام مت ٹھہراؤ اور نہ (ہی)

حد سے بڑھو، بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔‘‘

حرام کو حلال کرنا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا منصب ہے، کسی اور کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اپنی مرضی سے جسے چاہے حلال اور جسے چاہے حرام کرتا پھرے۔ یہ اللہ کے قانون سے بغاوت ہے۔

چند تلخ گزارشات

گیارہویں شریف کے اسباب و مقاصد اور طریقہ کار ہم نے بیان کر دیئے ہیں مگر فکری اور قدرتی امر ہے کہ وقت کے ساتھ اچھے کاموں میں بھی نقائص ہو جاتے ہیں، یہی حالت گیارہویں شریف کی ہے۔ ان تقریبات میں چند خامیاں اکثر نظر آتی ہیں جن کا تدارک علماء، واعظین، مرشدین اور منتظمین کا ذمہ ہے۔ لوگوں سے لپٹ لپٹ کر بلکہ لڑ جھگڑ کر زبردستی اور گھٹیا طریقوں سے ان تقریبات کے لیے چندہ کرنا، لاؤڈ سپیکر پر سارا سارا دن چندوں کی اپیلیں کرنا، اسلام اور تصوف و ولایت کو بدنام کرنا ہے۔ ایک آدھ مرتبہ محض اطلاع کے لیے اعلان کرنا معیوب نہیں لیکن بعض لوگ جس طرح مسلسل و متواتر کئی کئی دن تک سپیکر پر چندہ مانگتے ہیں اور بھانت بھانت کی بولیاں بولتے اور مختلف حربے استعمال کرتے ہیں وہ باعث شرم ہیں۔ اس کے ذمہ دار امام، خطیب اور مسجد کی انتظامیہ ہے۔ اس رسم قبیح کو ختم ہونا چاہیے۔

نعت و منقبت پڑھنا ایک پاکیزہ اور خوشگوار فرض ہے مگر اس کے مقام و مرتبہ کا تقاضا ہے کہ اسے احتیاط و وقار کے ساتھ ادا کیا جائے۔ اولاً نعت خواں غیر شرعی، غیر معیاری اور ادب و احترام سے عاری کلام سے پرہیز کریں۔ ثانیاً مقررین و نعت خواں حضرات نماز با جماعت اور شریعت کے دیگر احکام کی پابندی کریں۔ ثالثاً وہ اختتام مجلس تک شامل محفل رہیں، مختلف بہانوں سے کھسکنے کی کوشش نہ کریں، رابعاً معیاری کلام کے لیے صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور بعد والے باعلم و باعمل علماء و کاملین کا کلام پیش کریں۔

تبرک

گیارہویں شریف اور اس طرح کی دیگر تقاریب میں کھلائے جانے والے کھانے کو انفاق فی سبیل اللہ سمجھ کر وسعت دیں۔ ختم شریف کے لیے عمدہ کھانے، مستحقین کے لیے کپڑے اور نقدی، بیماروں کے لیے کھانے، پھل اور دوائیاں، بیروزگاروں کو گزارا الاؤنس، غریب بچیوں کے لیے شادی کا بندوبست، نادار طلبہ کو تعلیمی وظائف، معذوروں کے لیے کفالت خانے اور حادثات کے متاثرین کے لیے امداد کا اہتمام کیا جائے۔ رفاہی و تعلیمی و تربیتی ادارے قائم کیے جائیں۔ بیواؤں، یتیموں کے لیے کفالت عامہ کا بندوبست کیا جائے اور ان تمام نیک کاموں کا ثواب اپنے نیک بزرگوں کو پہنچایا جائے تاکہ ان کے احسانات کا کسی قدر حق ادا ہو۔ اور ان کے درجات مزید بلند اور ان کے فیوض و برکات مزید وسیع ہوں اور گناہ گاروں کو اس کا ثواب پہنچایا جائے تاکہ ان کی اخروی نجات ہو۔ ان نیکیوں کے صدقہ و وسیلہ سے پروردگار سے دعائیں مانگی جائیں کہ مسلمانوں پر پڑنے والی مصیبتوں کا خاتمہ ہو۔

یہ ہے میری نظر میں عرس، گیارہویں شریف، چالیسواں اور برسی منانے کا صحیح طریقہ۔

نیکی، نیکی ہے جب بھی کی جائے، جہاں بھی کی جائے۔ یہ سوال بے معنی ہے کہ یہ کب شروع ہوئی؟ ایصال ثواب کے مختلف طریقے اور نام ہیں، ہر دور میں تھے، ہر دور میں رہیں گے۔ ان میں درپیش آنے والی خرابیوں کا ازالہ کریں۔ ہر عمل میں خلوص وللّٰہیت کا رنگ پیدا کریں۔ خدا اور اس کے رسول ﷺ کی رضا اور مخلوق خدا کی بہتری پیش نظر رکھیں۔ نیکی کی راہیں کثرت سے کھلی ہیں لیکن خلوص اور جذبہ و عمل کی ضرورت ہے۔ ❁❁❁❁❁

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی تعلیمات اور عصر حاضر میں ان کی ضرورت و اہمیت

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی☆

عصر حاضر کے انسان نے سائنسی، صنعتی اور اقتصادی ترقی کی جن منزلوں کو چھولیا ہے، آج سے فقط سو سال پہلے کے انسان کو اس کا تصور بھی نہیں تھا۔ جدید ترین ذرائع ابلاغ نے دنیا بھر کو ایک گاؤں کی صورت دے دی ہے۔ دنیا بھر میں کہیں کوئی اہم واقعہ رونما ہوتا ہے تو یہ خبر دنیا بھر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل جاتی ہے لیکن آج کا انسانی معاشرہ تمام تر ترقی کے باوجود کھوکھلے پن کا شکار ہے۔ تیز ترین ذرائع آمد و رفت اور جدید ترین ذرائع ابلاغ کے باوجود معاشرہ انسانیت، ہمدردی، اخلاقی اقدار اور قربتوں سے محروم ہوکر بے انصافی، عدم مساوات اور بے اطمینانی کی گہری کھائی میں گرا ہوا ہے۔ آخر اس مرض کی دوا کیا ہے؟

خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی تشریف آوری کے ساتھ نبوت و رسالت کا سلسلہ اپنے کمال اور اختتام کو پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی کے دین کو سربلند رکھنے اور اپنے حبیب ﷺ کی امت کو نئے ولولوں اور حوصلوں سے آشنا کرنے کے لئے امت مسلمہ کو عظیم شخصیات سے نوازا۔

جب بھی امت مسلمہ علمی، عملی، روحانی اور سیاسی زوال کا شکار ہوئی، اللہ تعالیٰ نے مسلم امہ کو کسی ایسے فرد سے نوازا جس کے وجود نے صحراؤں کو گلشن بنادیا اور مسلمانوں کو سر اٹھا کر جینے کا ڈھنگ سکھادیا۔ اس بات کی نشاندہی سرور دو عالم ﷺ یوں فرما گئے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ لَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا.

(سنن ابی داوٗد، کتاب الملاحم، ۴:۱۰۹، الرقم: ۴۲۹۱)

''اللہ تعالیٰ اس امت کی (سربلندی کے لئے) ہر صدی کے آغاز میں ایسی شخصیت کو پیدا فرماتا ہے جس کے ذریعے تجدید و احیائے دین کا فریضہ سرانجام پاتا ہے''۔

قطب ربانی سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی ایسی ہی حیات آفرین شخصیتوں میں سے ایک ہیں۔ جن کی کتاب زیست کا ایک ایک ورق خزاں رسیدہ چمن کے لئے باد بہاری کا ایک خوشگوار جھونکا ہے۔ آپ کی تعلیمات نے عالم اسلام کے مرکز بغداد میں ٹوٹ پھوٹ کے شکار معاشرے کو حیات نو کا مژدہ سنا کر مسلم امہ کے نحیف و ناتواں بدن میں نئی روح پھونک دی۔ تب سے اب تک آپ کی تعلیمات امت مسلمہ کو روح کی غذا فراہم کررہی ہیں۔ عصر حاضر میں آپ کی نورانی تعلیمات ماضی کی نسبت زیادہ اہم ہوگئی ہیں کیونکہ مادیت بھی ماضی کی نسبت کہیں زیادہ قوت کے ساتھ انسانیت اور اخلاقی اقدار کے ساتھ نبرد آزما ہے۔ ایسے حالات میں سکون نا آشنا دلوں سے خود غرضی، لالچ اور مال کی محبت کو نکال کر محبت، ایثار اور سکون سے ہمکنار وہی لوگ کرسکتے ہیں جن کے دل و دماغ قرآن و حدیث کی روح سے آشنا ہوں۔ آج بھی اگر مسلم امہ حضرت غوث الاعظمؓ کی ان حیات آفرین تعلیمات کو اپنالے جو قرآن و حدیث کے صحیح فہم پر مبنی ہیں تو آج بھی عالم اسلام اپنی تمام محرومیوں سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔

☆ sadidi66@yahoo.com

حضور غوث الاعظمؒ کے زمانہ کا تاریخی پسِ منظر

حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے تقریباً چونتیس سال بعد چھٹی صدی کے آغاز میں رشد و ہدایت کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے میدان کارزار میں اتر چکے تھے۔ آپ کا دور مسلمانوں کے سیاسی نشیب و فراز، مذہبی کشمکش، مادیت پرستی اور اخلاقی بے راہ روی کا دور تھا۔ ان حالات میں آپ نے علم کی ترویج اور امت کی روحانی تربیت کے ساتھ ایک خاموش انقلاب بپا کردیا۔ آپ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے دنیا کی بے ثباتی کو عیاں کیا اور فکر آخرت کو اجاگر کیا۔ تجدید و احیائے دین کے لئے آپ کی کوششوں کی وجہ سے ہی آپ کو محی الدین کے لقب سے یاد کیا گیا۔

ملک شام کے ایک سکالر ڈاکٹر عبدالرزاق الگیلانی اپنی کتاب ''الشیخ عبدالقادر الجیلانی، الامام الزاہد القدوۃ'' کے ص۱۰۲ پر لکھتے ہیں:

''ہم بغداد میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں:

۱۔ پہلا حصہ ۴۸۸ھ میں آپ کی بغداد آمد سے ۵۲۱ھ میں مسند تدریس پر فائز ہونے تک ہے۔

۲۔ دوسرا حصہ ۵۲۱ھ سے لے کر ۵۶۲ھ میں آپ کے وصال تک ہے اور یہ علم کے چراغ جلانے، تعلیم دینے اور وعظ و ارشاد کا مرحلہ ہے''۔

اخلاقی اقدار کی اصلاح

حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانیؒ مسلمانوں کے اخلاقی زوال پر بہت دلگیر ہوتے اور مسلمانوں کو جھنجھوڑتے ہوئے بہت خوبصورت اور بلیغ انداز میں دین کے دامن سے وابستہ ہونے کی تلقین فرماتے۔ آپ کا ارشاد ہے:

''فاجروں، فاسقوں، ریاکاروں، بدعات میں مبتلا گمراہوں اور خوبیوں سے محروم مدعیوں کے باعث اسلام گریہ کناں ہے اور مدد کو پکار رہا ہے۔ کتا اپنے مالک کو اس کی حفاظت، شکار، زراعت اور جانوروں کے معاملے میں نفع دیتا ہے۔ حالانکہ اس کتے کا مالک اسے رات کے وقت ایک لقمہ یا چند چھوٹے لقمے کھلاتا ہے اور اے انسان تو اپنے رب کی نعمتیں پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور ان نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی منشاء کو پورا نہیں کرتا اور ان نعمتوں کا حق ادا نہیں کرتا، اس کے احکام کو بجا نہیں لاتا اور اس کی حدود کا خیال نہیں رکھتا''۔ (الفتح الربانی، عبدالقادر الجیلانی، صفحہ۳۱)

اسلامی غیرت وحمیت

آپ کے دل میں اسلامی غیرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور آپ اپنے وابستگان کے دل میں بھی یہی غیرت وحمیت دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ کے یہ جذبات اور احساسات الفتح الربانی میں منقول درج قول سے عیاں ہیں:

''تیرا برا ہو، تیرے اسلام کی قمیض تار تار ہے، تیرے ایمان کا کپڑا ناپاک ہے، تو برہنہ ہے، تیرا دل جہالت کی تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے، تیرا باطن مکدر ہے، تیرا سینہ اسلام کے لئے کشادہ نہیں۔ تیرا ظاہر آراستہ اور باطن خراب ہے، تیرے صحیفے سیاہ ہوچکے ہیں اور تیری دنیا جو تجھے بہت عزیز ہے تیرے ہاتھوں سے نکلنے والی ہے، قبر اور آخرت تیرے سامنے ہیں۔ اپنے حال کی آگہی رکھ''۔

گفتار کی تاثیر وقوت

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی کے وعظ میں کچھ ایسی تاثیر رکھ دی تھی جس کی مثال بہت کم ملے گی۔ غنیۃ الطالبین کی چودہ اور الفتح الربانی کی باسٹھ مجلسوں کا مطالعہ کرنے سے واضح طور پر اندازہ ہوتا ہے کہ جب بولنے والے کی زبان کے پیچھے احوال بھی موجود ہوں تو ایک ایک بات دلوں میں اترتی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرزاق الگیلانی حضرت غوث صمدانی کے مواعظ کی تاثیر کے بارے میں لکھتے ہیں:

''وعظ و ارشاد کے منصب پر فائز ہونے والوں کو

بہت ہی کم بیان کی وہ قوت عطا ہوئی ہوگی جو حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کو مرحمت ہوئی۔ آپ حضرت کے مواعظ کا مطالعہ کرتے ہوئے ہر ورق اور ہر صفحہ پر گفتار کی تاثیر اور قوت واضح طور پر محسوس کریں گے بلکہ آپ اس بات کو بلا تخصیص کسی مجلس کی چند سطور پر پڑھ کر بھی محسوس کر سکتے ہیں‘‘۔
(الشیخ عبدالقادر الجیلانی، ڈاکٹر عبدالرزاق الکیلانی، ص۴۶)

مواعظ کی وسعت

شہباز لامکانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کے مواعظ کی اہمیت اور وسیع افادیت کا ذکر کرتے ہوئے ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں:

’’الشیخ عبدالقادر ۵۲۰ھ کے بعد لوگوں کے سامنے (معلم ومربی کی حیثیت سے) ظاہر ہوئے تو آپ کو لوگوں میں عظیم مقبولیت حاصل ہوئی۔ آپ کی تعلیمات کی روشنی میں لوگوں نے اپنے عقائد کو درست کیا اور آپ سے عظیم نفع حاصل کیا۔ آپ کے دم قدم سے (معتزلی اور اسماعیلی مذہب کے مقابلے میں) مذہب اہل سنت کو تقویت ملی‘‘۔
(قلائد الجواہر، علامہ الشیخ محمد بن یحییٰ، صفحہ۳۳)

آپ کا معمول تھا کہ آپ ہفتے میں تین دن وعظ فرمایا کرتے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالوہاب گیلانیؒ فرماتے ہیں:

’’میرے والد ہفتے میں تین دن وعظ فرمایا کرتے تھے۔ جمعہ اور منگل کی صبح کو اپنے مدرسہ میں جبکہ اتوار کی صبح کو اپنی خانقاہ میں وعظ فرمایا کرتے تھے‘‘۔
(شذرات الذہب فی اخبار من ذھب، امام عبدالحی بن احمد الحنبلی، ج۶، ص۳۳۲)

آپ کے مواعظ حسنہ نے جہاں معصیت کا شکار مسلمانوں کو شریعت کی پیروی پر ابھارا وہیں غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد کو بھی متاثر کرکے ایمان کی چاشنی سے آشنا کیا۔ آپ کے ہاتھ پر اہل بغداد کی بڑی تعداد تائب ہوئی اور بغداد کے اکثر یہودی اور عیسائی آپ کے دست حق پرست پر ایمان لائے۔ (الفتح الربانی، ص۲۲۰)

راہِ عزیمت کی تلقین

قطب الاقطاب حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانیؒ عزیمت کی راہ پر چلنے والوں میں ایک نمایاں شخصیت تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ آپ کے محبین بھی رخصت کے متلاشی نہ بنیں بلکہ عزیمت کی اسی راہ پر چلیں جس پر چلنے والے پچھتائے نہیں بلکہ خوش ہی رہے۔ الفتح الربانی صفحہ۱۴۲ میں درج ہے کہ

’’پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دل میں مخلوق کو نصیحت کرنے کا جذبہ ڈال دیا اور اسے میری زندگی کا مقصد بنا دیا۔ اے لوگو! رخصت کی تلاش سے گریز کرو اور عزیمت کی راہ کو اپناؤ جس نے رخصت کو اپنا کر عزیمت کو چھوڑ دیا اس کا ایمان خطرے میں ہے۔ عزیمت کی راہ مَردوں کے لئے ہے کیونکہ وہ انتہائی کٹھن اور تلخ ہے اور رخصت عورتوں اور بچوں کے لئے ہے کیونکہ وہ انتہائی آسان ہے‘‘۔

شریعت کی پابندی

آپ اپنے مریدین اور شاگردوں کو فقہ و تصوف کی تلقین فرمایا کرتے اور خصوصی طور پر اس بات کی طرف بھی توجہ دلاتے تھے کہ جو تصوف، فقہ کے تابع نہیں وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والا نہیں۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے:

’’شریعت جس حقیقت کی گواہی نہ دے وہ زندیقیت ہے۔ اپنے رب کی بارگاہ کی طرف کتاب وسنت کے دو پروں کے ساتھ پرواز کرو۔ اپنا ہاتھ رسول ﷺ کے دست مبارک میں دے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دو۔ فرض عبادتوں کا ترک زندیقیت اور گناہوں کا ارتکاب معصیت ہے‘‘۔

حضرت غوث الاعظمؓ کی ہمہ جہت تعلیمات ہر دور میں مسلمانوں کے لئے مشعل راہ رہی ہیں اور یہ تعلیمات آج بھی اہل اسلام کے لئے نشان راہ ہیں اور آنے والے کل میں بھی اپنی اہمیت کو منواتی رہیں گی۔ ❁❁❁

حقیقت علم اور مروجہ تعلیمی نظام

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

MES Annual Assambly 2016 کے موقع پر کئے گئے خطاب کا خلاصہ

تلخیص: علی وقار قادری

یہ امر ذہن نشین رہے کہ علم صرف وہ نہیں جو ہم حواس خمسہ کو استعمال کر کے گرد ونواح سے حاصل کرتے ہیں۔ وہ علم جو ان معلومات کی بنیاد پر ذہن انسانی پر منکشف ہوتا ہے وہ علم کا ظاہر ہوتا ہے، حقیقی علم نہیں۔ حقیقی علم مذکورہ علم سے مختلف چیز ہے جو نور سے پیدا ہوتا ہے۔ ہمارا جسم ظاہر ہے اور اس کے اندر اس کی حقیقت روح کی صورت میں موجود ہے اور وہ روح نور ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسا کہ زبان سے ادا کئے جانے والے الفاظ ''ظاہر'' ہیں جبکہ ان الفاظ کی حقیقت ان میں پوشیدہ معانی میں ہوتی ہے۔ وہ حقیقت نور ہے اور وہی حقیقی علم ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سارے لوگ پڑھتے ہیں، ڈگریاں حاصل کرتے ہیں لیکن ان کی شخصیت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ نماز بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہم نماز بھی ادا کرتے ہیں اور برے کاموں کا ارتکاب بھی کرتے ہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ ہم نے نماز کا ظاہر تو اپنا لیا مگر اس کی روح کو بھلا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جس نماز نے ہمارے اندر نور پیدا کر کے کردار سازی کرنی تھی وہ نور ہی پیدا نہ ہوسکا۔ نتیجتاً کردار سازی بھی ممکن نہ رہی۔ یہی حال تعلیم کا ہے۔ علم عاجزی پیدا کرتا ہے مگر ہماری تعلیم ہمیں متکبر کر کے اخلاقیات سے بھی روکتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ الفاظ جنہوں نے ہمارے اندر داخل ہوکر نور پیدا کرنا تھا وہ اس سے قاصر ہیں۔

علمِ حقیقی کے اجزائے ترکیبی اور خصوصیات

حقیقی علم تین خصوصیات کا حامل ہوتا ہے:

۱۔ علم کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ انسان میں چیزوں کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت پیدا کر دیتا ہے۔

۲۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ علم نااہل کے پاس ٹھہرتا نہیں ہے کیونکہ یہ اللہ کی خاص عطا ہے۔

۳۔ تیسرے درجے میں انسان ان اشیاء کی حقیقت، ابتداء اور انتہاء سے واقف ہو جاتا ہے، جن کو پہلے محض یاد کیے ہوئے تھا۔

جو لوگ علم کی تیسری منزل کو عبور کرتے ہیں وہ معاملات کی ابتداء و انتہاء کو جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری جو باتیں سالوں پہلے بتا چکے ہیں، لوگ آج اس کو درست قرار دیتے نظر آتے ہیں۔

اہل علم کے طبقات

قرآن مجید کی سورۃ بنی اسرائیل میں تین چیزوں کو ذریعۂ علم قرار دیا گیا ہے کہ ان تینوں ذرائع سے حاصل کئے گئے علم کی باز پُرس ہوگی:

۱۔آنکھ ۲۔کان ۳۔قلب

آنکھ اور کان کا ذریعۂ علم ہونا تو واضح ہے مگر دل کا ذریعہ علم ہونا غور طلب ہے۔ اللہ کے نزدیک سب سے مضبوط ذریعۂ علم قلب ہی ہے۔

☆ اہل علم کا ایک طبقہ وہ ہے جو دنیا میں مروجہ

طریق ہائے کار سے منسلک ہوکر علم حاصل کرتا ہے۔ وہ کتابیں پڑھتا ہے۔ معلوم حقائق پر غور کرتا ہے۔ یہ طبقہ دین ،سائنس، معیشت ،سیاست اور معاشرت کسی بھی شعبہ سے وابستہ ہوسکتا ہے لیکن اس طبقہ کا عمومی رویہ یہی ہوگا۔

☆ اہل علم کا دوسرا طبقہ صوفیاء کا ہے ۔ ان کے پاس بھی علم ہے لیکن یہ کتابیں پڑھتے پڑھاتے نہیں ہیں۔ ان کا طریق تدریس کتابی اور مباحثی انداز کا نہیں۔ یہ اپنی بات پر کتب کے ریفرنس نہیں دیتے۔ بس وہ Conclusive Remarks دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ علم غلط ہے ۔ وہ علم صحیح ہے مگر اس علم کو Academic درجہ حاصل نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کو ریفرنس کے ساتھ Furnish نہیں کیا جا سکتا۔ جو ان کی بات پر اعتقاد رکھتے ہیں وہ فائدہ اٹھاتے ہیں اور جو اعتقاد نہیں رکھتے وہ کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس طبقے کو علم، وجدان، عرفان اور الہام کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

☆ اہل علم کا تیسرا طبقہ وہ ہے جس پر اللہ جل مجدہ وجدان، الہام اور عرفان کے دروازے بھی کھول دیتا ہے اور کتابی علم کے لحاظ سے بھی تبحر (sound) کر دیتا ہے۔ یعنی پہلے دونوں طبقات کے خواص کو ملا کر یہ طبقہ اٹھایا جاتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ Academic میں بھی مضبوط کر دیتا ہے اور ان پر وجد ان کا دروازہ بھی کھلا رہتا ہے۔ ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں مگر جب ہوتے ہیں تو بہت بڑے ہوتے ہیں ۔

فلسفۂ تخلیق اور تصورِ علم

اسلام کی رو سے ہر چیز کا خالق حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ حتی کہ ہمارے ذہن میں آنے والے ہر خیال اور نظریہ کا خالقِ حقیقی بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ اللہ کے سوا کوئی نقطہ ابتداء نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس خالق نے نئی سوچ دنیا میں ٹرانسفر کیسے کرنی ہے؟ ہم زمین پر ہیں اور وہ عرش معلی پر ہے۔ ہمارے سارے جسم کا تعلق زمین سے ہے مگر ہمارے اندر ایک چیز ایسی بھی ہے جو یہاں کی نہیں بلکہ عالم بالا کی ہے۔ عالم بالا میں نئے افکار پیدا ہوتے ہیں، نئے عوامل واقع ہوتے ہیں۔ ان نئے افکار کو عالم بالا سے کھینچ کر زمین پر لانے والی روح ہے۔

اس کو ہم ٹیلی سکوپ کی مثال کے ذریعے بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ ٹیلی سکوپ لمبائی میں بہت بڑا ہوتا ہے جس میں تین بڑے لینزز ہوتے ہیں۔ ایک اس کے اوپر ہوتا ہے جو آسمان کی طرف ہوتا ہے۔ ایک نیچے ہوتا ہے اور ایک اس کے ٹاپ پر لگا ہوتا ہے جس پر آنکھ رکھ کر انسان دیکھتا ہے۔ نظر آنے والا لینز سامنے ہے۔ جس پر انسان نے آنکھ رکھی ہوئی ہے، وہ اوپر ہے۔ اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے انسان سامنے آسمان کا مشاہدہ کیسے کرسکتا ہے؟ اس کے لیے اس کے نیچے (Bottom) ایک Reflector لگا ہوتا ہے جو سامنے کے مناظر آنکھ کو دکھاتا ہے۔ اوپر والا لینز تو آسمان کی باتیں لاکر Reflector پر ڈالتا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اس Reflector کی quality کتنی ہے؟ وہ کتنا صاف ہے ؟ اگر Reflector صاف ہوگا تو وہ ساری خبریں اس لینز کو منتقل کر دے گا جس پر آنکھ ہے اور اگر وہ گدلا ہوگا، میلا ہوگا ،غیر معیاری ہوگا تو وہ ادھوری اور نامکمل خبریں منتقل کرے گا۔

اوپر والا لینز جو خبریں لا رہا ہے وہ روح کی مانند ہے جو عالم بالا کی خبریں لاتی ہے۔ Reflector قلب ہے جو جتنا صاف و شفاف ہوگا خبریں اتنی ہی منتقل کریگا۔ قرآن نے اسی لیے قلب کو ذریعۂ علم کہا۔ قلب صاف وشفاف نہ ہوتو روح کی خبریں گمراہی کا باعث بنتی ہیں۔

علم جدید کی تخلیق میں وجدان کا دخل

آج پرانی باتوں سے نئے افکار ونظریات نہیں

پیدا ہو رہے۔ پرانی باتوں سے جو کچھ سامنے آنا تھا، آچکا اور کتابوں میں درج ہے۔ پرانی باتوں سے نئی سوچ پیدا نہیں ہو سکتی۔ نئی سوچ کے لیے اس بارگاہ سے رابطہ کرنا ہوگا جہاں نئی سوچیں تخلیق ہوتی ہیں۔ یہ نئی سوچ زمین پر وجدان کی صورت میں منتقل ہوتی ہے۔ جب قوموں پر کڑا وقت آتا ہے تو نئے نظریات ہی قوموں کو بچاتے ہیں۔ منہاج ایجوکیشن سوسائٹی ان نئے نظریات کا شاخسانہ ہے جو 1994ء میں شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری نے قوم کو تحفہ میں دیا۔

پاکستانی نظامِ تعلیم کے احوال

اس وقت پاکستان میں تعلیمی ادارے کاروبار بن چکے ہیں اور طلبہ برائے ڈگری اور برائے نوکری تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ قائد اعظم کا نظریۂ تعلیم کردار سازی اور اخلاقیات کے فروغ پر مبنی تھا مگر ہمارے ہاں تعلیم اخلاقیات، قومیت، پاکستانیت اور اسلامیت سے دور ہوتی جا رہی ہیں۔ پاکستانی نظامِ تعلیم کس حد تک زوال کا شکار ہو چکا ہے۔ آیئے اس پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

۱۔ پاکستان میں اڑھائی کروڑ بچے سکول نہیں جاتے۔ یہ بچے دہشت گردوں کے ہاتھ استعمال ہوتے ہیں۔

۲۔ فاٹا میں 6 ہزار سرکاری سکولز ہیں جن میں سے 1036 بند پڑے ہیں۔

۳۔ پورے فاٹا میں تین کالجز ہیں۔

۴۔ پنجاب میں 52930 سرکاری سکولز ہیں۔ جن میں 20 ہزار سکولز میں بنیادی سہولتیں میسر نہیں۔ یہ سکولز پینے کے پانی، واش رومز اور چار دیواری سے بھی محروم ہیں۔

۵۔ کل بچے جو سکول جاتے ہیں ان میں 37% پرائیویٹ سکولز میں جاتے ہیں۔ پرائیویٹ اور سرکاری سکولز سے نکلنے والے بچوں کے اذہاں میں فرق نے معاشرے میں بڑے خلیج پیدا کر دی ہے۔

۶۔ طالبات کے لیے اداروں کا خاص طور پر فقدان ہے۔ کل موجود ادارے ان کی کل تعداد کے 20% کے لیے ہیں۔

۷۔ IMF کی مینیجنگ ڈائریکٹر Christine Lagarde کہتی ہیں کہ پاکستان بدقسمتی سے آج چند ایسے ملکوں میں سے ہے جو تعلیم پر سب سے کم خرچ کرتے ہیں۔ جب یہ صورت حال ہے تو قوم کیسے بنے گی؟ انہوں نے مزید کہا کہ تعلیم کا شعبہ تین سرفہرست کرپٹ ترین شعبوں میں سے ایک ہے۔

۸۔ کرپشن میں 165 ملکوں میں سے پاکستان کا 117 واں نمبر ہے۔

۹۔ 2009ء میں ایک تعلیمی پالیسی دی گئی کہ GDP کا بڑا حصہ تعلیم پر خرچ کیا جائے گا۔ 13 ارب 50 کروڑ کی رقم سکولز کے لیے مختص کی گئی مگر آج تک جاری نہ ہو سکی۔

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کا ایک جائزہ

۱۔ اس سسٹم میں 650 سکولز کام کر رہے ہیں۔

۲۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد بچے زیرِ تعلیم ہیں۔

۳۔ 12 ہزار سے زائد اساتذہ اس سسٹم سے منسلک ہیں۔

۴۔ جن علاقوں میں کوئی تعلیمی چین نہیں مثلاً وادی نیلم اور گلگت بلتستان، ان علاقوں میں بھی MES اپنی خدمات دے رہی ہے۔

۵۔ اس سال MES کے بچوں کا میٹرک کا مجموعی نتیجہ 90% ہے۔

۶۔ ہر سال MES کے طلبہ کسی نہ کسی بورڈ میں پوزیشن لیتے ہیں۔

۷۔ آزاد کشمیر میں MES کے 50 سکولز ہیں، جو آزاد کشمیر میں سب سے بڑی ایجوکیشن چین ہے۔

۸۔ MES سالانہ بنیادوں پر 8 سے 10 کروڑ روپے کی سکالرشپ دیتی ہے۔

۹۔ اب تک 6 لاکھ سے زائد بچے MES کے سکولز سے استفادہ کر کے اپنی پریکٹیکل زندگی میں داخل ہو چکے ہیں۔

۱۰۔ MES نے کالجز کے قیام کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ لاہور میں MCMT (منہاج کالج آف مینیجمنٹ اینڈ

ٹیکنالوجی) کے نام سے ایک لڑکوں اور ایک لڑکیوں کا کالج قائم کیا جا چکا ہے۔ اور ملک کے دوسرے شہروں میں اس کے قیام کی تیاری جاری ہے۔

۱۱۔ اندرون سندھ، اندرون پنجاب اور قبائل علاقہ جات میں بھی سکولز کے قیام پر کام جاری ہے۔

۱۲۔ MES کے سکولز کے نظام کو شفاف اور متحرک بنانے کے لیے Schools Managment Software ہیڈ آفس کی طرف سے سکولز کو مہیا کیا جا رہا ہے۔

۱۳۔ دیگر سکولز میں جو اسلامیات پڑھائی جاتی ہے وہ نہایت ناکافی ہے۔ بطور مسلمان ہمیں تمام بنیادی چیزوں کا علم ہونا چاہیے۔ اس ضرورت کے پیش نظر MES نے اسلامیات کا اپنا نصاب تیار کیا ہے جس کے تحت پریپ سے کالج لیول تک کتب آئیں گی۔ سر دست یہ کتب کلاس پنجم تک آ چکی ہیں اور آئندہ سال ہفتم تک آ جائیں گی۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ جو ہماری اسلامیات پڑھے گا وہ دین کی حقیقی اور بنیادی تعلیمات سے ان کی روح کے مطابق آشنا ہو جائے گا۔

۱۴۔ اس سال نصاب کی 36 نئی کتب تیاری کے مرحلہ میں ہیں جس کے بعد پنجم تک MES کا اپنا نصاب ہوگا۔

۱۵۔ MES کا ٹریننگ ڈیپارٹمنٹ پروفیشنل بنیادوں پر ٹریننگ کر رہا ہے۔ سابقہ 6 ماہ میں 70 سے زائد سکولز کی ٹریننگ کی جا چکی ہے۔

اگر ہم صحیح معنوں میں تعلیم کے فروغ کے لئے اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو استعمال میں لائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم مملکتِ خداداد پاکستان سے جہالت کے اندھیرے ختم کرنے میں کامیاب نہ ہوسکیں۔ بامقصد تعلیم کا فروغ ہی اس ملک سے انتہاء پسندی اور دہشت گردی کی فکری جڑوں کے اکھاڑنے میں کلیدی کردار ادا کرسکتا ہے۔ منہاج ایجوکیشن سوسائٹی اس مشن پر رواں دواں ہے اور ضربِ علم کے ذریعے اس مصطفوی مشن کو ان شاء اللہ العزیز جاری و ساری رکھے گی۔

❁❁❁❁❁

انتقالِ پُر ملال

گذشتہ ماہ مرکز پر خدمات سرانجام دینے والے درج ذیل احباب کے اعزا و اقارب قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆ دیرینہ کارکن محترم مظفر حسین المعروف ''دیوانہ'' عالمی میلاد کانفرنس کے موقع پر انتقال کر گئے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نماز جنازہ پڑھایا اور محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کے ہمراہ جنازے کو کندھا دیا۔

☆ محترم محمد سلیم دانش (سابق ایڈیٹر ماہنامہ منہاج القرآن) کے والد محترم

☆ محترم محمد اقبال ڈوگر (سابق امیر لاہور TMQ) کی اہلیہ محترمہ

☆ محترم محمد زبیر خان (مرکزی سیل سنٹر) کے والد محترم

☆ محترم منشاء الاسلام (PA شیخ الاسلام) کے بھائی

☆ محترم امتیاز حسین اعوان (سیکرٹری آفس شیخ الاسلام) کی ہمشیرہ

☆ محترم علامہ محمد حسین آزاد (علماء کونسل) کی ساس محترمہ

☆ محترم عمران شوکت (منہاج ٹی وی) کے سسر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم امیر تحریک صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور اور جملہ مرکزی قائدین و سٹاف ممبران نے مرحومین کے انتقال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل و اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

حکومت کی ناکام خارجہ پالیسی

عین الحق بغدادی☆

ن لیگ کو عنانِ حکومت سنبھالے ساڑھے تین سال ہو گئے مگر اس پورے عرصہ میں حکومت کو بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے موقف کو بھرپور انداز سے پیش کرنے، مملکت پاکستان پر اٹھنے والے اعتراضات کا رد کرنے اور بین الاقوامی برادری سے دو طرفہ اور برابری کی سطح پر معاملات کو آگے بڑھانے کے لئے کوئی اہل و قابل فرد دستیاب نہ ہو سکا۔ پوری خارجہ پالیسی وزیراعظم، ان کے خاندان، دو بزرگ ترین مشیران طارق فاطمی اور سرتاج عزیز کے ہاتھوں یرغمال ہے۔ یہ جس طرح چاہیں، جو چاہیں کریں، بشمول پارلیمنٹ اور مقتدر ادارے کسی کو ان سے پوچھنے اور مواخذہ کرنے کی جرأت تک نہیں ہے۔

اس وقت پاکستان کو بین الاقوامی سطح پر بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے جس میں سب سے اہم ایشو مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان کی طرف سے نہتے عوام پر کیا جانے والا ظلم و ستم، بزور طاقت آزادی کے حق میں اٹھنے والی آواز کو دبانے کی کوشش اور کنٹرول لائن پر آئے روز نہتے عوام کو خون میں نہلانا ہے۔ دسرا اہم مسئلہ دہشت گردی ہے۔ دنیا میں دہشت گردی کی وجہ سے پاکستان کا سب سے زیادہ جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ افواج پاکستان اس ناسور سے نمٹنے کیلئے عرصہ دراز سے مصروف عمل ہیں۔ دہشت گردی کی وجہ سے پاکستانی معیشت کی کمر ٹوٹ چکی ہے جس کا خمیازہ پاکستان کا عام آدمی اور بچہ بچہ بھگت رہا ہے مگر اتنی قربانیاں دینے کے باوجود بین الاقوامی سطح پر پاکستان دہشت گردی کو پروان چڑھانے والے ملک کے طور پر ہی جانا جاتا ہے۔

پاکستان کے چہرے سے اس بدنما داغ کو مٹانے کی آئینی و قانونی ذمہ داری وزارت خارجہ کی ہے کہ وہ اپنی سفارت کاری کے ذریعہ دنیا کو باور کرائے کہ دہشت گردی کی وجہ سے پاکستان کو کتنا نقصان ہو رہا ہے اور دنیا کے امن وسکون کیلئے ہم جان و مال کی کتنی قربانیاں دے رہے ہیں۔ پاکستان کے اس عمل کو دنیا میں سراہا جانا چاہیے تھا جبکہ اس وقت ہماری پوزیشن بالکل مختلف ہے۔ہم پاکستان کو دہشت گردی کے خاتمے میں ایک اہم کردار کے طور پر متعارف کرانے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ بھارت نے اپنی خارجہ پالیسی کے ذریعہ این ایس جی گروپ (نیوکلیئر سپلائر گروپ) میں شمولیت کیلئے امریکہ کی حمایت سے راستہ ہموار کر لیا اور اس گروپ میں شمولیت کیلئے درخواست بھی جمع کروا دی مگر چین کی بروقت مداخلت سے بھارت نیوکلیئر سپلائر گروپ کی ممبر شپ لینے میں ناکام رہا۔ کچھ پاکستانی حلقے اس کا کریڈٹ حکومت کی خارجہ پالیسی کو دیتے ہیں جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ حکومتی خارجہ پالیسی کا اس میں کوئی کردار نہیں البتہ حکومت وقت کی کمزور خارجہ پالیسی کو دیکھتے ہوئے کچھ غیر مرئی قوتوں نے چین سے رابطہ کیا اور اس کے ذریعے دباؤ ڈلوا کر

☆ (ڈپٹی ڈائریکٹر میڈیا سیل PAT،MQI) ainulhaq70@gmail.com

بھارت کی ممبر شپ کو رکوایا اور ساتھ ہی پاکستان کی ممبر شپ کی درخواست بھی جمع کروا دی۔ بین الاقوامی سطح پر یہ اقدام حکومتی خارجہ پالیسی کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ کامیابی چین کے مرہون منت ہے۔

بھارتی وزیراعظم نریندر مودی پاکستان بارے جارحانہ پالیسی اپناتے ہوئے اپنے ملک کی سلامتی اور اپنے مؤقف کو بہانگ دہل بیان کررہا ہے مگر پاکستان کی سلامتی کوتحفظ دینے کے ذمہ دار پاکستان کے وزیراعظم کا رویہ اس حوالے سے مجرمانہ غفلت پرمبنی ہے۔کلبھوشن کا معاملہ ہو،کوئٹہ سول ہسپتال دہشتگردی ہو،کنٹرول لائن پر بلا اشتعال فائرنگ ہو،پاکستان کا پانی بند کرنے کے بیانات ہوں یا مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں، ہمارے وزیراعظم خاموش ہیں۔

اس وقت دنیا میں کشمیریوں کا واحد وکیل پاکستان ہے مگر حکومت وقت کی خارجہ پالیسی کی حالت یہ ہے کہ ہم کشمیر میں ہونے والے بھارتی مظالم کو دنیا میں اجاگر کرنے میں ناکام رہے۔یہی نہیں بلکہ پاکستان ''اوفا'' مذکرات میں مسئلہ کشمیر کے بغیر دیگر ایشوز پر بات چیت کے بھارتی مطالبے کوتسلیم کر کے اپنی بے بسی ظاہر کر چکا ہے۔کئی ماہ سے وادی کشمیر میں کرفیو کا سماں ہے اور چند ماہ میں سینکڑوں افراد شہید اور تقریباً پچیس ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ پاکستان کے ساتھ ان کی محبت کا یہ حال ہے کہ جب وہ آزادی کے مطالبے کے لیے باہر نکلتے ہیں تو پاکستان کا جھنڈا تھامے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کے عوض اپنے پیاروں کی لاشیں اٹھا کر واپس گھر جاتے ہیں۔کشمیری اپنا مضبوط مقدمہ کمزور وکیل کی وجہ سے اجاگر کرنے سے قاصر ہیں۔

اس کے مقابلے میں بلوچستان، کراچی اور پاکستان کے دیگر حصوں میں ہندوستان کے ملوث ہونے کے واضح ثبوت موجود ہیں۔ بلوچستان سے انڈیا کا ایک حاضر سروس آفیسر جاسوسی کرتے ہوئے پکڑا گیا اور اس کی گرفتاری کے بعد ان کا پورا نیٹ ورک بھی پکڑا گیا مگر اتنے ٹھوس اور واضح ثبوت ہونے کے باوجود پاکستان اپنا کیس نہ لڑ سکا اور بین الاقوامی سطح پر دشمن کو بے نقاب کرنے میں ناکام رہا۔ نہ صرف ناکام رہا بلکہ بھارت الٹا پاکستان پر بین الاقوامی دباؤ ڈلوانے میں کامیاب ہو گیا کہ پاکستان ان دہشت گردوں کو انڈیا کے حوالے کرے جنہوں نے آزادی کشمیر میں کشمیریوں کی مدد کی تھی۔

سارک سربراہ کانفرنس کا اجلاس پاکستان میں ہونا تھا۔بھارت نے اس کانفرنس کے پاکستان میں انعقاد پذیر ہونے کی صورت میں شرکت سے انکار کر دیا۔ اگر حکومت کی خارجہ پالیسی اتنی مضبوط ہوتی تو باقی رکن ممالک کو ساتھ ملا کر کانفرنس کے انعقاد میں کامیاب ہوجاتی اور بھارت کو شرکت نہ کر کے سبکی ہوتی۔مگر یہاں معاملہ الٹ ہوا۔ بھارت اپنی کامیاب حکمت عملی سے بنگلہ دیش، افغانستان، سری لنکا اور نیپال وغیرہ کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گیا۔ ان ممالک نے بھی بھارت کی عدم موجودگی میں کانفرنس میں شرکت نہ کرنے کا اعلان کر دیا۔ نتیجے کے طور پر یہ کانفرنس پاکستان میں نہ ہوسکی۔

پچھلے ماہ ہارٹ آف ایشیاء کانفرنس کا بھارت میں انعقاد ہوا جس میں وزیراعظم کے مشیر خارجہ سرتاج عزیز نے شرکت کی، حالانکہ پاکستان میں ہونیوالی سارک کانفرنس کا بھارت نے بائیکاٹ کیا تھا۔ اب آپ ہماری حکومت کی پالیسی اور سوچ ملاحظہ کریں کہ بھارت جس نے پاکستان میں منعقدہ کانفرنس میں نہ صرف خود شرکت نہیں کی بلکہ دیگر ممالک کو ساتھ ملا کر اس کانفرنس کو پاکستان میں منعقد بھی نہ ہونے دیا اور دوسری طرف ہندوستان نے اپنے ملک میں ہونیوالی عالمی کانفرنس میں شرکت کیلئے پاکستان کو دعوت دی تو ہم باہیں پھیلائے دوستی کیلئے تیار کھڑے تھے۔ جوں ہی بلاوا آیا تو کوئے یار دوڑے چلے آئے گویا کہ ہمارا انتظار ہورہا ہو۔ کانفرنس

میں جا کر حکومت کے نمائندہ سرتاج عزیز کے ساتھ جو سلوک ہوا، اس نے حکومت کی ناکام خارجہ پالیسی کا پول کھول کر رکھ دیا۔

ایک طرف ہمارے حکمران بھارت کے وزیراعظم اور انٹیلی جنس سربراہ سمیت وزراء و افسران کی ایک پورے وفد کو بغیر ویزا رائے ونڈ میں مہمان نوازی کیلئے لے جاتے ہیں اور دوسری طرف ہماری یہ قدر ہوتی ہے کہ سرتاج عزیز کو ایئرپورٹ پر انتظار کرایا جاتا ہے۔ ہوٹل میں دوسرے درجے کے ڈپلومیٹس کی رہائش دی جاتی ہے۔ اس پر ظلم یہ کہ انہیں میڈیا سے بات کرنے سے بھی روک دیا جاتا ہے۔ یہ معاملہ اس پر ختم نہیں ہوتا بلکہ انہیں گولڈن ٹیمپل جانے سے بھی روک دیا جاتا اور ان کا سکیورٹی پروٹوکول آفیسر ان کی نقل و حرکت کو محدود رکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

چیئرمین پاکستان عوامی تحریک ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بڑے واضح الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ سلطنت شریفیہ صرف ذاتی تعلقات پر یقین رکھتی ہے۔ اسے ملکی تعلق اور وقار سے کوئی سروکار نہیں۔ ہاں اگر ان کے ذاتی تعلقات یا پروٹوکول میں کوئی فرق آئے تو پریشانی ہوگی مگر ملکی وقار کی بے حرمتی سے ان کو کیا غرض۔ انہوں نے مودی سرکار سے خاندانی اور ذاتی تعلق قائم کیا ہوا ہے اور پگڑیاں تبدیل کی ہیں۔ سرتاج عزیز کے ساتھ ناروا رویہ دراصل پاکستان کی توہین ہے جس پر حکومت پاکستان کی طرف سے کوئی احتجاج نہیں کیا گیا۔ انڈیا کو بے نقاب کرنے کے بجائے ہماری یہ خارجہ پالیسی سعودی عرب، عرب امارات اور ایران سمیت اپنے اسلامی ممالک کو مطمئن کرنے میں بھی ناکام رہی اور صرف یہی نہیں بلکہ انڈیا ان ممالک کو ہمارے خلاف کرنے میں بھی کامیاب ہوگیا ہے۔

چین اگر ہمارے ساتھ کھڑا ہے تو اس میں ہماری خارجہ پالیسی کا کردار کم اور ان کے مفادات کا عمل دخل زیادہ ہے۔ چائنہ جو اس وقت صنعت کے میدان میں بہت آگے ہے اسے اپنی مصنوعات عالمی منڈی تک پہنچانے کیلئے پاکستان کی ضرورت ہے، اس لیے محفوظ پاکستان میں ہی ان کا فائدہ مضمر ہے لہٰذا وہ کریڈٹ حکومت اپنے کھاتے میں نہ ڈالے۔ اس وقت ہم شدید جارحیت کا شکار ہونے کے باوجود بھی اگر دنیا کے سامنے بھارتی ناپاک عزائم کو بے نقاب کرنے میں کامیاب نہ ہو پائے تو خود ہماری ملکی سلامتی وخودمختاری پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہو گا۔ جس وقت تک بین الاقوامی دباؤ کے ذریعہ بھارت کو مقبوضہ کشمیر کی عوام پر ظلم اور کنٹرول لائن کی خلاف ورزی سے روکا نہیں جاتا اس وقت تک ہماری حکومت کی ناکام خارجہ پالیسی پورے ملک کے عوام کیلئے ایک بہت بڑا سوالیہ نشان بنی رہے گی۔

افغانستان سے روس کے انخلاء سے لے کر افغانستان میں قیام امن اور لاکھوں افغانی مہاجرین کو آج تک پناہ دینے کے باوجود ہماری حکومتیں افغان حکومت کے دل میں پاکستان کے لیے نرم گوشہ پیدا نہ کرسکیں۔ وہاں کی قائم حکومتیں پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتیں۔ یہ پاکستان کی ناکام خارجہ پالیسی نہیں تو اور کیا ہے؟ اس وقت ہندوستان کی افغانستان کے ساتھ براہ راست سرحدیں نہیں ملتیں، اس کے باوجود افغان حکومت پر اپنا تسلط قائم کیا ہوا ہے اور پاکستان میں ہونے والی دہشت گرد کاروائیوں کو افغانستان میں قائم کردہ قونصلیٹ سے ہینڈل کرتا ہے۔ بالخصوص بلوچستان میں ہونے والی کاروائیوں کے لیے افغانستان کو استعمال کیا جاتا ہے۔ واضح ثبوت ہونے کے باوجود حکومتِ پاکستان بین الاقوامی سطح پر اپنے ساتھ ہونے والے اس ظلم کو باور کرانے میں ناکام رہی۔

خارجہ پالیسی کی یہ واضح ناکامی صرف بھارت

اور افغانستان سے تعلقات تک محدود نہیں بلکہ اس کا دائرہ کار ایران، عرب ممالک، برطانیہ اور امریکہ تک پھیلا ہوا ہے۔ حکومت کی خارجہ پالیسی کی ناکامی پر اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوگی کہ گذشتہ ماہ ایوان بالا (سینٹ) میں اس موضوع پر بحث ہوئی اور وہاں پر پوچھے جانے والے سوالات کچھ یوں تھے۔ کہ ’’اوفا مذاکرات‘‘ سے کشمیر کا لفظ کیوں نکالا گیا۔۔۔؟ افغانستان حکومت سے اچھے تعلقات پھر خراب کیوں ہو گئے۔۔۔؟ ’’را‘‘ بلوچستان میں مداخلت کر رہی ہے مگر پاکستان کی خارجہ پالیسی اسے مشتہر کرنے میں ناکام کیوں رہی؟ کنٹرول لائن کی خلاف ورزی پر کیا بات ہوئی۔۔۔؟

ایوان میں یہ بھی کہا گیا کہ خارجہ پالیسی کے ناکام ہونے کی اصل وجہ وزیر خارجہ کا نہ ہونا ہے۔ گویا ایوان بالا بھی حکومت کی خارجہ پالیسی پر مطمئن دکھائی نہیں دیتا۔ مگر افسوس حکومت صرف عوام کا مال لوٹنے اور پرانی کرپشن کو چھپانے میں لگی ہوئی ہے۔ اس وقت سلطنت شریفیہ کا سب سے بڑا مسئلہ پاناليکس کا ہے۔ کچھ دانش مند یہ سمجھتے ہیں کہ پانامہ کا معاملہ سپریم کورٹ میں جانا اچھا شگون ہے اور اس سے پاکستان میں کرپشن کا خاتمہ ہو جائے گا۔ مگر چیئرمین پاکستان عوامی تحریک ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا کہنا ہے کہ اگر کرپٹ برادران کو کورٹ سے کلین چٹ مل گئی تو سمجھیں پاکستان میں کرپشن کو کلین چٹ مل گئی۔ پھر پاکستان میں کوئی کرپشن کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت بھی نہیں کر سکے گا۔ حکومتی پالیسیوں میں سے صرف خارجہ پالیسی ہی نہیں بلکہ معاشی، اقتصادی، تعلیمی اور عوام کی بہبود پر مبنی اکثر پالیسیاں ایسی ہیں جو ملک اور عوام دشمنی پر مبنی ہیں۔ یہ تمام ناکام پالیسیاں ان حکمرانوں کی نااہلیت اور ویژن نہ ہونے کی تصدیق کرتی ہیں۔ ❁❁❁❁❁

اظہار تعزیت: گذشتہ ماہ محترم اللہ رکھا قادری (ضلعی نائب ناظم سیالکوٹ) کے برادر نسبتی محترم محمد الیاس، محترم خوشی محمد (چنوں موم۔ سیالکوٹ) کے والد محترم محمد رمضان، محترم نوید بابر (گوہد پور سیالکوٹ) کی خالہ جان، محترم حاجی محمد شفیع (تحصیل حضرو ضلع اٹک)، محترم غلام رسول کھرل (نائب صدر TMQ کمالیہ) کے ماموں، محترم مہر محمد مشتاق (TMQ صدر نواں لاہور) کے بہنوئی، محترم محمد یاسین قادری (TMQ یوسی ڈومالہ۔ نارووال) کے والد، محترم ملک شفیق الرحمٰن اعوان (ضلعی صدر PAT) کے کزن محترم ملک عرفان اکرم اعوان، محترم محمد یوسف حضوری کے سمدھی محترم عبدالحکیم چوہان (حافظ آباد)، محترم ملک شوکت ممتاز (حافظ آباد) کی والدہ، محترم محمد ارشد منہاجین (نشتر ٹاؤن۔ ٹاؤن شپ)، محترم نور محمد شاہ (راوی ٹاؤن لاہور) سانحہ ماڈل ٹاؤن کے پہلے اسیر، محترم انجینئر اظہر حسین (صدر پی پی۔160) کی والدہ محترمہ، محترم شیخ وکیل احمد (ناظم ویلفیئر شالیمار ٹاؤن) کی والدہ محترمہ، محترم حنیف خان لودھی (ڈرائیور لاہور آفس) کے بہنوئی محترم محمد شبیر خان، محترم کیپٹن غلام حسن (صدر نشتر ٹاؤن) کے سمدھی، محترم شبیر قادری (نھوکی والے) کے بڑے بھائی، محترم محمد سرور قادری (ناظم پی پی 151) کی چچی جان، محترم بابا محمد حنیف قادری (حجرہ شاہ مقیم)، محترم ثناء اللہ سکھیرا (ضلع ناظم ویلفیئر پاکپتن)، محترم محمد عارف شہزاد ADE کی خالہ، محترم محمد انور چدھڑ (پنڈی بھٹیاں) کے بھائی، محترم نصر اقبال ساجد (ناظم پی پی 107) کے چچا، محترم محمد اشرف بالا (پنڈی بھٹیاں) کی اہلیہ، محترم محمد سعید سہیول (بدوملہی) کے والد اور محترم حافظ احسان (بصیر پور) کے دادا جان قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرکزی سیکرٹریٹ اور گوشہ درود میں موجود احباب نے جملہ مرحومین کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے زیر اہتمام

میلاد النبی ﷺ کی پُر وقار اور عظیم الشان تقریبات

33 ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس 2016ء

ماہِ میلاد النبی ﷺ پوری مسلم دنیا کیلئے خوشی و مسرت کا احساس لیکر طلوع ہوتا ہے۔ اس مبارک مہینے کی خوشیوں کے آگے ہماری ذاتی اور اجتماعی خوشیاں ہیچ ہیں۔ میلاد النبی ﷺ کا سب سے بڑا پیغام محبت، امن اور سلامتی ہے۔ اس ماہ میں تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کے وابستگان اور کارکنان پوری دنیا میں محافل میلاد کا انعقاد کر کے امن، سلامتی، محبت، برداشت اور احترام انسانیت کا پیغام دیتے ہیں۔

ہر سال کی طرح امسال بھی ماہ ربیع الاوّل 1438ھ کی آمد کے ساتھ ہی تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ پر چراغاں کیا گیا ہے اور محسنِ انسانیت ﷺ کی ولادت باسعادت کے سلسلے میں میلاد تقریبات کا انعقاد ہوا۔ ان تقریبات کا آغاز 30 صفر کی شام کو استقبال ربیع الاول کے جلوس سے ہوا۔ مرکزی سیکرٹریٹ سے شروع ہونے والے مشعل بردار جلوس میں تحریک منہاج القرآن کے کارکنان، شریعہ کالج کے طلبہ اور اہل علاقہ کی بڑی تعداد شریک تھی۔ جلوس کے شرکاء نے اسمِ محمد ﷺ والے کتبے اور برقی مشعلیں اٹھا رکھی تھیں۔ شرکائے جلوس تمام راستے درود پاک کا ورد کرتے رہے اور ثناء خوانِ مصطفیٰ ﷺ گلہائے عقیدت پیش کرتے رہے۔ عیدِ میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ، جامع مسجد منہاج القرآن ماڈل ٹاون اور اردگرد کی عمارتوں پر خوبصورت چراغاں بھی کیا گیاہے۔ مرکزی سیکرٹریٹ کی طرف سے آنے والے راستوں کو بھی خوبصورت لائٹنگ سے سجایا گیا ہے۔ مرکزی سیکرٹریٹ پر روزانہ نمازِ عشاء کے بعد 'ضیافتِ میلادؐ' کے عنوان سے محفلِ نعت کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ میلاد النبی ﷺ کی یہ تقریبات 10 ربیع الاوّل تک مرکزی سیکرٹریٹ پر جاری رہیں۔

مرکزی سیکرٹریٹ پر منعقدہ ان تقاریب کے علاوہ بھی ماہ ربیع الاول میں تحریک کی دنیا بھر میں قائم تنظیمات نے اپنے اپنے علاقوں میں میلاد جلوس اور محافل نعت کا عظیم الشان اہتمام کیا۔ ان محافل اور میلاد جلوس میں کثیر تعداد میں ہر طبقہ زندگی کے نمایاں افراد اور عوام الناس نے خصوصی شرکت کی۔

تحریک منہاج القرآن لاہور نے استقبال ربیع الاول کے سلسلے میں لاہور کے مختلف ٹاؤنز سے 70 سے زائد مقامات سے بسلسلہ استقبال ماہ ربیع الاول مشعل بردار جلوس نکالے۔ واہگہ ٹاؤن، جلو، عزیز بھٹی ٹاؤن، شالیمار ٹاؤن، سمن آباد ٹاؤن، شاہدرہ ٹاؤن، اقبال ٹاؤن، نشتر ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، کاہنہ و دیگر علاقوں میں 30 نومبر سے 10 دسمبر تک روزانہ مشعل بردار جلوس نکالے گئے۔ ماہ ربیع الاول کی آمد کی خوشی میں نکالے جانیوالے جلوسوں میں ہزاروں عشاقان مصطفیٰ شرکت کر کے حضور ﷺ سے اپنی محبت اور وفا کا اظہار کرتے رہے۔ 70 سے زائد مقامات سے نکالے جانیوالے

مشعل بردار جلوسوں کی قیادت محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، پاکستان عوامی تحریک اور منہاج القرآن کے مرکزی، صوبائی وضلعی قائدین نے کی اور منہاج القرآن علماء کونسل کے قائدین نے خطاب کیا۔ اہلیان علاقہ، تاجر برادری دیگر سماجی، سیاسی رہنما جگہ جگہ شرکاء جلوس کا استقبال کیا اور پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ جلسوں کے راستے میں خیر مقدمی بینر لگائے گئے، عمارتوں پر چراغاں کیا گیااور سبیلیں بھی لگائی گئیں۔ (اندرون و بیرون ملک منعقدہ محافل میلاد کے جملہ پروگرامز کی تفصیلات www.minhaj.org پر ملاحظہ فرمائیں)

عالمی میلاد کانفرنس

تحریک منہاج القرآن کی 33 ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس لاہور کے مال روڈ پر پنجاب اسمبلی کی عمارت کے سامنے 11 دسمبر 2016ء کی شب منعقد ہوئی۔ جس سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی خطاب کیا۔ یہ کانفرنس www.Minhaj.TV نے براہ راست نشر کی۔

کانفرنس کی صدارت شہزادہء غوث الوریٰ جگر گوشہ قدوۃ الاولیاء حضور پیر السید محمود محی الدین القادری الگیلانی نے کی جبکہ جامعہ الازہر مصر کے نائب صدر محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد محمود احمد ہاشم اور جامعہ الازہر مصر کے کالج آف ہائر سٹڈیز کے وائس پرنسپل محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد نصر الدسُوقیۃ لبان نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ میلاد کانفرنس میں تحریک منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے چیئرمین محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر تحریک منہاج القرآن محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی، سجادہ نشین اجمیر شریف محترم بلال احمد چشتی، محترم صاحبزادہ پیر سلطان احمد علی سجادہ نشین دربار سلطان باہو، سابق وزیراعلیٰ پنجاب محترم میاں منظور احمد وٹو، امیر تحریک محترم صاحبزادہ فیض الرحمن درانی، ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن محترم خرم نواز گنڈاپور، محترم احمد نواز انجم، محترم بریگیڈئیر (ر) اقبال احمد خاں، ڈائریکٹر نظامت سیکرٹریٹ محترم جواد حامد، محترم علامہ فرحت حسین شاہ، محترم علامہ امداد اللہ قادری سمیت علماء و مشائخ اور ہندو، عیسائی اور سکھ مذہب کے رہنماؤں اور زندگی کے مختلف طبقات کی مہمان شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس میں پاکستان اور دیگر ممالک امریکہ، ڈنمارک، سپین، اٹلی، سعودی عرب، کویت، بحرین، آسٹریا، فرانس، یوکے، افغانستان، کینیڈا، مصر اور انڈیا سے عوامی، سیاسی، سماجی حلقوں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد شریک ہوئے۔

عالمی میلاد کانفرنس میں عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر شریک تھا۔ عاشقان رسول ﷺ کا جم غفیر چیئرنگ کراس سے ناصر باغ تک پھیلا ہوا تھا۔ سٹیج کو انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا۔ خواتین کے بیٹھنے کا علیحدہ انتظام کیا گیا۔ ولادت مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں آتش بازی کا شاندار مظاہرہ کیا گیا اور آمد مصطفیٰ ﷺ مرحبا مرحبا کے فلک شگاف نعرے لگائے گئے۔ یوتھ ونگ اور ایم ایس ایم کے 2 ہزار نوجوانوں نے سکیورٹی کے فرائض انجام دیئے۔ ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈاپور نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے تمام شرکاء کانفرنس اور معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

عالمی میلاد کانفرنس کا باضابطہ آغاز محترم قاری نور احمد چشتی کی تلاوت سے بعد از نماز عشاء ہوا۔ محترم صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی نے خوبصورت انداز میں بارگاہ رسالت میں ہدیہ عقیدت پیش کیا۔ منہاج نعت کونسل، ظہیر بلالی، امجد بلالی، محمد افضل نوشاہی اور ملک کے نامور نعت خوانوں نے گلہائے عقیدت پیش کئے۔ کانفرنس سے مصر سے تشریف لائے ہوئے مہمانان گرامی جامعہ الازہر مصر کے نائب صدر محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد محمود احمد ہاشم اور جامعہ الازہر مصر کے کالج آف ہائر سٹڈیز کے وائس پرنسپل محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد نصر الدسُوقیۃ لبان نے میلاد النبی ﷺ کی مناسبت سے خصوصی اظہار خیال

کیا اور اس عظیم الشان میلاد کانفرنس کے انعقاد پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور تحریک منہاج القرآن کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر ہندو، سکھ اور مسیحی برادری کی نمائندہ شخصیات نے بھی اپنے اپنے انداز میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے امت مسلمہ کو میلاد النبی ﷺ کی مبارکباد پیش کی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کانفرنس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کا گھر کعبہ کب، کیسے اور کیوں بنا؟ جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین ہند پر اتارا تو اللہ چاہتا تو کعبہ اسی جگہ کو بنا دیتا جہاں آدم علیہ السلام کو اتارا تھا۔ اس وقت تو نہ کوئی ہندو تھا، نہ مسلمان تھے اور نہ مشرک تھے۔ اس زمانے میں کوئی بشری مخلوق نہیں تھی اور نہ ہی ملکوں کے نام موجود تھے۔ اللہ تعالی نے مکہ میں کعبہ کیوں بنایا؟ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اس شہر کو نسبت مصطفیٰ ﷺ حاصل ہونے والی تھی۔ تاریخ میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام آئے اورانہوں نے کعبہ کی تعمیر کی۔ جب اللہ کے گھر کی زیارت کو دل کرتا تو اپنے وطن سے دوبارہ واپس مکہ جا کر اللہ کے گھر کی زیارت کرتے۔ صحیح ابن خزیمہ میں ہے حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ بھی متعدد انبیاء علیھم السلام کا رخ اس لیے کرتے کہ ہر نبی کو معلوم تھا کہ سب انبیاء کے بعد ایک نبی آخر الزماں مبعوث ہوگا، جس کا نام محمد مصطفیٰ ﷺ ہوگا۔ انبیاء کا دل بے تاب رہتا تھا کہ وہ نبی آخرالزماں کی زیارت کرلیں، شاید وہ نبی ان کی زندگی میں ہی آ جائے۔

شیخ الاسلام نے میلاد کانفرنس کا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ لوگو سارا ایمان نسبتِ مصطفیٰ اور محبت مصطفیٰ ﷺ میں ہے۔ منہاج القرآن نے 35 سال تک عشق مصطفیٰ ﷺ کو فروغ دیا۔ منہاج القرآن کے رفقاء و کارکنان کو حاصل عشق رسول کی طاقت ہی کی بدولت کارکنوں نے نمرود کی طاقت اور فرعون وقت کے ظلم کا مقابلہ کیا۔ حالات کا زیر و بم کارکنوں کو ڈرا نہ سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ جسے عشق رسول ﷺ کی دولت میسر آجائے تو اس کو دنیا کی کوئی طاقت ڈرا نہیں سکتی کیونکہ اصل زندگی اور موت آقا علیہ السلام کی محبت میں ہے۔

افسوس! دینِ امن و سلامتی کے پیروکار آج سب سے زیادہ تشدد، قتل و غارت گری، بد امنی اور بے سکونی سے دوچار ہیں۔ اسلامی دنیا کے عوام جن ابتر حالات سے دوچار ہیں اس کا ذمہ دار کوئی اور نہیں، بدعنوان اور بے عمل حکمران ہیں۔ پیغمبراسلام ﷺ نے عدل و انصاف کی عظیم روایات کے ذریعے عرب وعجم کو مطیع فرمان کیا۔ آج ہم عدل و انصاف کے راستے کو ترک کر کے اپنے ہی ملکوں اور گھروں میں غلاموں جیسی زندگیاں بسر کر رہے ہیں۔ سربراہ حکومت جب اپنے اقتدار کو دوام دینے کیلئے ماڈل ٹاؤن جیسے سانحات برپا کرے گا، بے گناہوں کو ناحق قتل کیا جائے گا۔ ریاستی وسائل و اختیارات کو اپنی جائز و ناجائز خواہشات کی تکمیل کیلئے بروئے کار لایا جائے گا تو وہاں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی رحمتوں کا نزول کیونکر ممکن ہوگا؟

آیئے! آج کے مبارک دن کے موقع پر ہم عہد کریں کہ سیرت طیبہ کا صدق دل سے مطالعہ کریں گے اور اپنی زندگیوں کو نبی آخر الزمان ﷺ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق ڈھالیں گے۔ علم اور تحقیق کو زاد راہ بنائیں گے، امن ومحبت، رواداری کو اختیار کریں گے۔ تنگ نظری، انتہا پسندی اور تکفیری رجحانات سے نجات کیلئے اللہ کی توفیق کے طلبگار رہیں گے اور انصاف، سچائی کو اپنا فخر بنائیں گے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے عالمی میلاد کانفرنس کے اختتام پر رقت آمیز دعا کرواتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو تفرقہ بازی، بدعنوانی، تشدد، نا انصافی سے پاک کرے۔ عراق، شام، افغانستان، یمن کو داخلی انتشار و خلفشار سے نجات دے۔ کشمیر، فلسطین، برما سمیت جہاں جہاں مسلمان اکثریتی مظالم کا شکار ہیں اور بزور بندوق غلامانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں اللہ تعالی انہیں آزادی، امن اور خوشحالی سے بہرہ مند کرے اور عالم اسلام کو قرآنی حکم لاتفرقو پر

عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ انہوں نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کے درجات کی بلندی کیلئے بھی دعا کی اور کہا کہ ظلم کرنے والے دنیا اور آخرت میں رسوا ہونگے اور بے گناہ انسانی خون کے ہر قطرے کا حساب دیں گے۔

عالمی میلاد کانفرنس کے عظیم الشان انتظامات کی سرپرستی محترم ڈاکٹر حسن محی الدین، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین، محترم بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خاں، امیر تحریک منہاج القرآن محترم صاحبزادہ فیض الرحمان درانی اور محترم خرم نواز گنڈا پور نے کی۔ مثالی انتظامات پر شیخ الاسلام نے سیکرٹری عالمی میلاد کانفرنس محترم جواد حامد کو مبارکباد دی۔

میلاد النبی 2016ء کے موقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی طبع ہونے والی نئی کتب

1۔ حروفِ مقطعات کا قرآنی فلسفہ

2۔ كَشْفُ الْغِطَا عَنْ مَعْرِفَةِ الْاَقْسَامِ لِلْمُصْطَفٰى ﷺ (شانِ مصطفیٰ ﷺ میں قرآنی قسمیں)

اِس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ اَقدس میں کھائی گئی 43 قرآنی قسموں کا نہایت اِیمان اَفروز اور محبت آمیز بیان کیا گیا ہے۔

3۔ اِزَالَةُ الْغُمَّة عَنْ حُجِّيَّةِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّة (حجیتِ حدیث وسنت)

اِس کتاب میں اُردو ترجمہ کے ساتھ سینکڑوں احادیث مبارکہ، ائمہ ومحدثین اور سلف صالحین کے اَقوال کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیث مبارک اور سنت مطہرہ بھی اُسی طرح سند اور قابلِ حجت ہیں جس طرح قرآن مجید ہے۔

4۔ فَضَائِلُ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَيْنِ عليهم السلام مَا رَوَى الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحَيْنِ

(اَربعین: صحیح بخاری وصحیح مسلم میں مذکور سیدنا علی المرتضیٰ، سیدہ کائنات اور حسنین کریمین علیہم السلام کے فضائل ومناقب)

5۔ اَلْكِفَايَة فِي حَدِيْثِ الْوِلَايَة (حدیثِ ولایت علی رضی اللہ عنہ کا تحقیقی جائزہ)

بعض لوگ ولایت علی کے مضمون پر مشتمل حدیث مبارک کی ثقاہت اور سند پر اِعتراضات وارد کرتے ہوئے اسے ضعیف یا موضوع ثابت کرنے کی سعیِ لاحاصل کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اِس کتاب میں یہ حدیث مبارک اُردو ترجمہ کے ساتھ 153 مختلف اسانید وطُرُق سے بیان کی ہے اور ان کے رُواۃ اور صحت پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ 153 طُرُق میں سے اکثر صحیح یا حسن ہیں۔ اِس حدیث پر کی جانے والی نقد وجرح کا اُصولِ حدیث کے مطابق تسلی بخش ردّ بھی کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں حدیثِ ولایتِ علی رضی اللہ عنہ' کو روایت کرنے والے اَٹھانوے (98) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اَسماء گرامی بھی آخر میں دیے گئے ہیں۔

6۔ [اَلْاِنْتِقَا مِنْ طُرُقِ الْحَدِيْثِ: اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى عليهما السلام]

اِس کتاب میں اِس حدیث مبارکہ کہ ''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ سے وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی'' کے 128 مختلف اسانید اور طُرُق مع اُردو ترجمہ درج کی گئی ہیں، جن سے اِس حدیث کی شہرت وقبولیت پر روشنی پڑتی ہے۔

7۔ اَلْقَوْلُ الْقَيِّم فِي بَابِ مَدِيْنَةِ الْعِلْم عليه السلام (بابِ مدینہ علم علیہ السلام)

اِس کتاب میں شیخ الاسلام نے فقط اِس ایک حدیث مبارک کی مختلف اسانید وطُرُق، رواۃ اور صحت پر تفصیلی بحث کی ہے، جن سے سیدنا علی علیہ السلام کی وُسعتِ علمی اور حکمت ومعرفت کے بحرِ بیکراں کا اِدراک ہوتا ہے۔

8۔ [خَيْرُ الْمَآب فِيمَنْ بُشِّرَ بِالْجَنَّةِ مِنَ الْاَصْحَاب]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے کی بشارات کا سلسلہ صرف عشرہ مبشرہ تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ رسالت مآب ﷺ نے مختلف مواقع پر کئی صحابہ کرام یا طبقۂ صحابہ کا نام لے کر انہیں بہشت کی نعمتِ جاوداں کی خوش خبری سے سرفراز فرمایا ہے۔ اس کتاب میں 15 صحابیات رضی اللہ عنہن سمیت جنت کی خصوصی بشارت پانے والے 60 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تذکار موجود ہیں۔

9۔ اِیمان، یقین اور اِستقامت

اس کتاب کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ اَہلِ حق ایمان، یقین اور اِستقامت کے نسخۂ کیمیا کے ذریعے اپنی منزلِ مقصود کو پا لیتے ہیں۔ حالات جیسے بھی ہوں، انقلابیوں کو مایوسی کا شکار ہو کر اپنی قوت کو بکھرنے نہیں دینا چاہیے بلکہ ایمان، یقین اور استقامت کی مدد سے اپنا سفر جاری رکھنا چاہیے۔ بالآخر فتح حق کی ہوتی ہے۔ وہ دن دور نہیں جب سرزمینِ پاک پر مصطفوی پھریرا لہرائے گا اور چار دانگِ عالم اِس مشن کا آفتاب جگمگا رہا ہوگا۔ (اِن شاء اللہ عزوجل۔)

10۔ تعلیماتِ اِسلام سیریز 11: بچوں کی تعلیم و تربیت اور والدین کا کردار (2 سے 10 سال کی عمر تک)

زیرِ نظر کتاب میں بچوں کی تربیت کے متعلق شیخ الاسلام کے گلشنِ اَفکار سے گہر ہائے گراں مایہ مرتب کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب 'سلسلہ تعلیماتِ اِسلام' کی گیارہویں کڑی ہے جب کہ بچوں کے حوالے سے دوسری کتاب ہے۔ اس میں اِسلامی تعلیمات اور بچوں کی نفسیات کی روشنی میں ان کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے 180 سوالات پر مشتمل ایک رہبر نامہ ترتیب دیا گیا۔

11۔ MAWLID AL-NABI ﷺ [According to the Imams & Hadith Scholars]

انگریزی زبان میں طبع ہونے والی اِس کتاب میں جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرعی حیثیت کو 55 اَئمہ و محدثین اور سلف صالحین کے اَقوال کی روشنی میں انتہائی خوب صورتی سے اُجاگر کیا گیا ہے۔

12۔ INNOVATION [According to the Imams & Hadith Scholars]

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی انگریزی زبان میں طبع ہونے والی اِس نئی کتاب میں بدعت کا حقیقی تصور 45 اَئمہ و محدثین اور سلف صالحین کے اَقوال کی روشنی میں اِنتہائی مدلل طریقے سے واضح کیا گیا ہے۔

13۔ INTERMEDIATION [According to the Imams & Hadith Scholars]

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی انگریزی زبان میں طبع ہونے والی اِس نئی کتاب میں توسل اور وسیلے کا حقیقی تصور 93 اَئمہ و محدثین اور سلف صالحین کے اَقوال کی روشنی میں بڑے خوب صورت اور مدلل پیرائے میں اُجاگر کیا گیا ہے۔

ضرورت برائے سٹاف

مرکز پر سیکیورٹی گارڈز، ڈرائیورز، نائب قاصدین اور خاکروب کی آسامیاں خالی ہیں۔ خواہش مند حضرات فوری رابطہ کریں۔ فیلڈ سے تشریف لانے والے احباب مقامی تنظیم TMQ اور متعلقہ تھانے سے Verification رپورٹ ہمراہ لائیں۔ معقول اعزازیہ، رہائش اور ظہرانہ کی سہولت دی جائے گی۔ (تحریکی احباب کو ترجیح دی جائے گی)

رابطہ: ڈائریکٹر ایڈمن اینڈ ایونٹ مینجمنٹ منہاج القرآن انٹرنیشنل لاہور فون: 042-111-140-140 Ext#224,256

سیرت النبی ﷺ اور قیام امن کانفرنس (کراچی)

تحریک منہاج القرآن کراچی کے زیراہتمام ''سیرت النبی ﷺ اور قیام امن کانفرنس'' 4 دسمبر 2016ء کو نشتر پارک، کراچی میں منعقد ہوئی، جس میں لاکھوں عاشقان مصطفیٰ ﷺ نے شرکت کی۔ کانفرنس سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی خطاب کیا۔ چیئرمین سپریم کونسل تحریک منہاج القرآن محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی، کراچی کے میئر محترم وسیم اختر اور مرکزی ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن محترم خرم نواز گنڈاپور مہمان خصوصی تھے۔ تحریک منہاج القرآن کراچی کے سرپرست محترم ڈاکٹر خواجہ محمد اشرف، امیر تحریک منہاج القرآن کراچی محترم قاضی زاہد حسین اور ناظم تحریک منہاج القرآن کراچی محترم مرزا جنید علی سمیت تحریک منہاج القرآن کراچی اور دیگر فورمز کے عہدیداران اور مختلف طبقہ ہائے فکر سے معزز مہمانوں کی بڑی تعداد بھی اسٹیج پر موجود تھی۔ مختلف سیاسی جماعتوں میں ایم کیو ایم، پی ایس پی، پی ٹی آئی، قاف لیگ اور دیگر جماعتوں کے معزز مہمانوں کی بڑی تعداد بھی کانفرنس میں شریک ہوئی۔

کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک اور آقا دو جہاں ﷺ کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت پیش کرنے سے ہوا۔ محفل نعت کے بعد مہمان مقررین نے خطابات کرتے ہوئے سیرت النبی ﷺ کو عملی زندگی میں اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے سیرت النبی ﷺ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضور ﷺ کی سیرت سراسر رحمت، محبت اور احترام انسانیت ہے۔ جس سوچ اور فکر میں لوگوں کے گلے کٹیں، گولیاں چلیں اور انسانوں کا خون بہے تو وہ اسلام نہیں بلکہ کفر سے بھی بدتر نظام ہے۔ دہشت گردی اور کرپشن کے گٹھ جوڑ کو توڑے بغیر ملک میں قیام امن کا حقیقی خواب پورا نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان میں معاشرتی ناانصافی اور انتہاء پسندی دہشت گردی کو جنم دے رہی ہے۔ جس ملک کے عوام بھوکے پیاسے ہوں، انصاف سے محروم ہوں، تعلیم و علاج اور روزگار سے محروم ہوں گے تو اس ملک میں دہشت گردی ختم نہیں ہوسکتی۔

آج حکمران ناانصافی، بے روزگاری اور بنیادی ضروریات کی عدم فراہمی کے ذریعے داعش کو پاکستان لانے کے لئے مذموم کردار ادا کررہے ہیں۔ اس سے پہلے القاعدہ عالمی دہشت گرد تنظیم تھی، جس کو استعمال کر کے چھوڑ دیا گیا۔ اب داعش کو پرموٹ کیا جا رہا ہے۔ القاعدہ اور داعش کی فکر ایک ہے اور صرف عنوان بدلے ہیں۔ داعش کے متعلق حضور ﷺ نے ساڑھے چودہ سو سال قبل ان کے ناموں، چہروں، مقاصد اور اعمال کے متعلق پہلے ہی بتا دیا تھا۔ احادیث کے مطابق داعش کے لوگ اسلام کی دعوت دیں گے لیکن وہ خود اسلام والے نہیں ہوں گے۔

شیخ الاسلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات امن و محبت اور رحمت و شفقت کو متعدد احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے پیغام دیا کہ غصہ کی آگ نفرتیں پیدا کرتی ہے، جس سے بندہ درندہ بن جاتا ہے۔ دوسرے کی عزتیں اور مال لوٹتا ہے۔ لوگو! غصہ ختم کرو اور ایک دوسرے کے لیے محبت پھیلاؤ۔ محبت میں ہی انسانیت ہے۔ اگر پاکستان کو امن کا گہوارا بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں خدمتِ انسانیت کو اپنانا ہوگا۔ یہی آقا علیہ السلام کی سیرت کا تحفہ ہے۔ امن اور محبت ہی دین اسلام کا نچوڑ ہے۔ امن اور محبت ہی پاکستان کا مستقبل ہے۔

کانفرنس میں کراچی کے میئر محترم وسیم اختر، ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن محترم خرم نواز گنڈاپور، پاک سرزمین پارٹی کے محترم وسیم آفتاب، سینیٹر محترم تنویر الحق تھانوی، محترم علامہ عباس کمیلی، مسیحی رہنما محترم بشپ خادم بھٹی، محترم بشپ نذیر عالم اور سکھ رہنما محترم سردار ہیرا سنگھ ایڈووکیٹ سمیت مختلف جماعتوں کے رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔

کانووکیشن 2016ء منہاج یونیورسٹی لاہور

منہاج یونیورسٹی لاہور کا کانووکیشن 10 دسمبر 2016ء کو رال پام کنٹری کلب لاہور میں ہوا، جس میں چیئرمین بورڈ آف گورنرز شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مہمان خصوصی تھے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جہالت لاعلمی سے بدتر ہے۔ حقائق سے ناواقفیت لاعلمی ہے۔ حقیقت تک یقین کے ساتھ رسائی علم ہے۔ نوجوان بامقصد تعلیم حاصل کریں۔ تحریک منہاج القرآن پوری دنیا میں علم و آگاہی کے فروغ کیلئے کوشاں ہے اور عالمی سطح پر اس کے علمی، تحقیقی کردار کو سراہا جارہا ہے۔ علم نافع کی پہچان یہ ہے کہ اس سے تنگ نظری، نفرت اور کدورتیں کم ہوتی ہیں۔ دل، دماغ میں کشادگی آتی ہے، انسانیت سے پیار بڑھتا ہے۔ اگر علم کے حصول کے بعد تنگ نظری کم ہونے کے بجائے بڑھ جائے، محبت کی جگہ نفرت لینے لگے تو پھر یہ سمجھ لو کہ یہ علم نہیں کچھ اور ہے۔ دعا ہے کہ فارغ التحصیل طلباء و طالبات عملی زندگی میں اپنے لیے، اپنے ملک کیلئے، اپنے اہل خانہ کیلئے راحت اور سکون کا باعث بنیں۔ میں پی ایچ ڈی، ایم فل، اسلامک سٹڈیز، کمپیوٹر سائنس میں گولڈ میڈل حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو مبارکباد اور ڈھیروں دعائیں دیتا ہوں۔

اس موقع پر ایم یو ایل کے وائس چیئرمین بورڈ آف گورنرز محترم ڈاکٹر حسین محی الدین، چیئرمین سپریم کونسل محترم ڈاکٹر حسن محی الدین، وائس چانسلر محترم ڈاکٹر محمد اسلم غوری، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈاپور، ایف سی یونیورسٹی کے رجسٹرار محترم حامد سعید اختر، پروفیسر محترم ڈاکٹر رانا یونس، محترم کرنل (ر) محمد احمد، محترم ڈاکٹر جمال عباسی، محترم ڈاکٹر سی ایم محمد حنیف اور محترم احمد مصطفیٰ العربی نے کانووکیشن سے خطاب کیا۔ محترم ڈاکٹر اسلم غوری نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وائس چیئرمین محترم ڈاکٹر حسین محی الدین نے کہا کہ منہاج یونیورسٹی لاہور کا یہ امتیاز ہے کہ یہاں مقابلتاً بہت کم فیس لے کر عالمی معیار کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ایم یو ایل کے گریجوایٹ طلبہ و طالبات زندگی کے مختلف شعبہ جات میں کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں اور ملک و قوم کی بہتری کیلئے کوشاں ہیں۔ طلبہ علم برائے عہدہ یا ڈگری کی بجائے علم برائے خدمت و اصلاح کیلئے حاصل کریں۔ علم کی شمعیں روشن کرنے سے ہی جہالت کے اندھیرے ختم ہونگے۔

Annual Assembly 2016 منہاج ایجوکیشن سوسائٹی

رپورٹ: وحید اختر (ڈپٹی ڈائریکٹر ٹریننگ): 29 نومبر 2016ء منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام Annual Assembly 2016 اور فرید ملت سکالرشپ ایوارڈ کا انعقاد الحمراء ہال لاہور میں کیا گیا۔ جس میں ملک بھر سے منہاج گروپ آف سکولز کے 150 سے زائد سکولز نے شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت چیئرمین ایم ای ایس محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کی۔ دیگر مہمانوں میں محترم جناب بریگیڈیئر (ر) محمد اقبال، محترم جناب میاں اللہ بخش CEO حافظ برادرز ایڈورٹائزمنٹ کمپنی، محترم سرفراز احمد صدیقی ڈائریکٹر راوی گروپ آف کمپنیز، محترم غلام محی الدین CEO دیوان گروپ آف کمپنیز، محترم مرزا محمد حنیف CEO صابری گروپ آف کمپنیز، محترم میاں عبد الوحید CEO سراج فلور ملز، محترم عدنان مظور CEO گرین کیبلز، محترم انیس الرحمان CEO القدر گلوبل شامل ہیں۔

سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم علی وقار قادری، محترم محمد فاروق اعوان اور محترمہ ثمینہ نے انجام دیئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام مجید سے تحفیظ القرآن کے محترم عبید اللہ نے کیا۔ نعت پاک بحضور سرور کائنات ﷺ محترم اسامہ مجید اور ان کے ساتھیوں نے پیش کی۔ تقریب میں بچوں نے ملی نغمیں اور مختلف ٹیبلوز بھی پیش کئے۔

مینجنگ ڈائریکٹر منہاج ایجوکیشن سوسائٹی محترم راشد حمید کلیامی نے استقبالیہ کلمات پیش کئے اور منہاج گروپ آف سکولز

اور MES کے ڈیپارٹمنٹس کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ کریکلم ڈیپارٹمنٹ کے زیر اہتمام 72 سے زائد نصابی کتب، ٹیچر ٹریننگ ڈیپارٹمنٹ کے زیر اہتمام اساتذہ کے لیے جدید ترین تدریسی تصورات پر گذشتہ چار ماہ میں 70 سکولوں کے 700 سے زائد اساتذہ اور 150 سربراہان کی ٹریننگ کا اہتمام، منہاج ایجوکیشن بورڈ منہاج سکول کے 650 کیمپسز کے 100,000 سے بیشتر طلبہ و طالبات کے لیے سال میں مرکزی سطح پر معمول کے 3 امتحانات، چاروں صوبوں میں طلبہ و طالبات کے لیے مقابلے کا امتحان، اس امتحان میں میرٹ پر آنے والے 150 محنتی طلبہ و طالبات کے لئے ہر سال کیش ایوارڈ کی صورت میں ڈاکٹر فریدالدین سکالر شپ کا دیا جانا منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کو ایک واضح امتیاز عطا کرتا ہے۔ ایم ای ایس کے تمام سکول غیر تجارتی اور رفاہی بنیادوں پر چلائے جارہے ہیں۔ جس میں تربیتی اور تعلیمی نظام کی مکمل نگرانی اور انتظامی مسائل کے حل کے لیے پروفیشنلز موجود ہیں۔ سکولز کی ترقی و استحکام اور معاشرے میں فعال کردار کو یقینی بنانے کے لیے MES کے تمام شعبہ جات احسن طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

☆ اس تقریب میں ملک بھر سے 150 طلبہ و طالبات نے فرید ملت سکالر شپ ایوارڈ وصول کیے۔

☆ ملک بھر سے 6 سکولز کو بیسٹ ایوارڈ کے لیے منتخب کیا گیا جس میں منہاج ماڈل سکول (گرلز) گلفشاں کالونی فیصل آباد، چک بھون چکوال، چک پیرانہ گجرات، باہتر اٹک، عبدالحکیم خانیوال، قلعہ احمد آباد نارووال شامل تھے۔

☆ بیسٹ پرنسپلز کو بھی ایوارڈ دیئے گئے۔ یہ ایوارڈز شہزاد سلیم منہاج ماڈل سکول طاہرہ آباد ننکانہ صاحب، محمد آصف منہاج ماڈل سکول لیانی سرگودھا، فاروق الحسن منہاج ماڈل سکول کالا گجراں جہلم، عاشق حسین منہاج ماڈل سکول عباس پور آزاد کشمیر، میاں منظور احمد ساہو منہاج ماڈل سکول تلنمبہ خانیوال اور منہاج ماڈل سکول نشاط کالونی کی شہلا رضا اعوان کو دیئے گئے۔ اس کے علاوہ اسپیشل ایوارڈ محمد حنیف انجم (مرحوم) منہاج ماڈل سکول پچند ضلع چکوال کے نام کیا گیا۔

☆ تقریب میں ملک بھر کے منہاج ماڈل سکولز کے بیسٹ ٹیچرز کو بھی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

☆ بیسٹ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کا ایوارڈ محترم خادم حسین طاہر کو دیا گیا۔ اسنادِ حسن کارکردگی محترم اسسٹنٹ ڈائریکٹر صاحبان جناب خادم حسین بخاری، محترم فاروق علی شاہ، محترم عابد بشیر، محترم عارف شہزاد، محترم فرید حسن خان کو پیش کی گئیں۔

اس موقع پر چیئرمین ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے اظہار خیال کرتے ہوئے منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کی سالانہ اسمبلی میں شریک زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے مہمانوں، تحریک منہاج القرآن کے جملہ قائدین اور منہاج سکول سسٹم کے تمام پرنسپلز اور نمائندگان کا ملک کے طول و عرض سے تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا۔ آپ نے منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے جملہ سٹاف کو کامیاب پروگرام کے انعقاد اور طلبہ و طالبات کو امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے اور سکالر شپ اور شیلڈز حاصل کرنے پر مبارکباد دیتے ہوئے ملک پاکستان کے طول و عرض میں تعلیم کے فروغ کے لیے منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کی 22 سالہ خدمات کو سراہا۔

تحفیظ القرآن کے زیر اہتمام حفاظ بچوں کو اسناد دینے کی تقریب

تحریک منہاج القرآن کے شعبہ تحفیظ القرآن کے زیر اہتمام قرآن کریم حفظ کرنے والے طلبہ و طالبات کو اسناد دینے کی پروقار تقریب 23 نومبر 2016ء کو مرکزی سیکرٹریٹ ماڈل ٹاؤن میں منعقد ہوئی، جس میں سیشن 2012 تا 2016ء کے 200 بچوں اور 43 بچیوں کو اسناد دی گئیں۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے صدر محترم ڈاکٹر حسین محی الدین نے تقریب کی صدارت کی جبکہ منہاج القرآن انٹرنیشنل سپریم کونسل کے چیئرمین محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری مہمان خصوصی تھے۔ تقریب میں مرکزی امیر تحریک محترم صاحبزادہ فیض الرحمان درانی، نائب صدر محترم بریگیڈئر (ر) اقبال احمد خان، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور، پرنسپل تحفیظ القرآن محترم میاں محمد عباس نقشبندی، پرنسپل منہاج گرلز کالج محترمہ ڈاکٹر ثمر فاطمہ، MD منہاج ایجوکیشن سوسائٹی محترم راشد کلیامی، ڈائریکٹر آغوش کمپلیکس محترم ڈاکٹر نعیم مشتاق، جملہ مرکزی تعلیمی ادارہ جات کے سربراہان و سٹاف ممبران، مرکزی قائدین، علماء و

مشائخ، طلبہ و طالبات، حفاظ و حافظات اور بچوں کے والدین نے خصوصی شرکت کی۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت ونعت سے ہوا۔ حفاظ طلبہ نے نہایت خوبصورت لحن میں تلاوت قرآن مجید، قصیدہ بردہ شریف اور نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت حاصل کی۔ معزز مہمانوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تعلیمی میدان میں خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ تعلیمی حوالے سے شیخ الاسلام نے ماڈرن سائنسز کیساتھ قدیم علوم کو بھی بنیادی حیثیت دی۔ شعبہ تحفیظ القرآن اس کی ایک مثال ہے۔

محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے تقریب میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ بچے اور ان کے والدین عظیم ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کو کلام اللہ کی حفاظت کے لیے وقف کیا۔ قرآنی علوم سیکھنا اور سکھانا بہترین عمل ہے۔ اس دینی تقاضے کو پورا کرنے کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تحفیظ القرآن کے عظیم انسٹی ٹیوشن کی بنیاد رکھی۔ الحمد للہ یہ ادارہ سینکڑوں حفاظ تیار کرچکا ہے۔ تحریک منہاج القرآن اسلامی تعلیمات کو عام کرنے میں جو کردار ادا کر رہی ہے یہ موجودہ دور کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ میں بچوں کو قرآنی علوم سے بہرہ مند کرنے کے حوالے سے اپنا عظیم الشان کردار ادا کرنے پر تحفیظ القرآن کے اساتذہ اور والدین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

پرنسپل تحفیظ القرآن محترم میاں محمد عباس نقشبندی نے کہا کہ تحفیظ القرآن میں بچوں کو قرآن مجید پڑھنے، سمجھنے اور ارشادات ربانی پر عمل پیرا ہونے کی خصوصی تربیت دی جاتی ہے۔ کہنہ مشق اساتذہ طلبہ کو فنی اسلوب کے اعتبار سے مزین کرتے ہیں۔ اب تک 15 سو سے زائد طلباء و طالبات تحفیظ القرآن سے حفظ مکمل کرکے فراغت حاصل کر چکے ہیں۔

تقریب کے آخر میں حفاظ طلبہ و طالبات کو اسناد، شیلڈز اور میڈلز بھی دیئے گئے۔ صرف 15 ماہ میں حفظ قرآن مکمل کرنے پر طالبہ کو گولڈ میڈل ملا جبکہ اعلی کارکردگی پر معزز اساتذہ کرام کو بھی تعریفی شیلڈز دی گئیں۔

ای لرننگ ڈیپارٹمنٹ شریعہ کالج (منہاج یونیورسٹی) لاہور

تحریک منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے چیئر مین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے 26 نومبر 2016ء کو کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز میں ای لرننگ پروجیکٹ کی نئی عمارت کا افتتاح کیا۔ ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈاپور، محترم بریگیڈیئر (ر) محمد اقبال، پرنسپل کالج آف شریعہ محترم خان محمد، وائس پرنسپل محترم ڈاکٹر ممتاز الحسن باروی اور ای لرننگ پروجیکٹ ڈائریکٹر محترم مقصود نوشاہی بھی اس موقع پر موجود تھے۔

اس موقع پر محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے ای لرننگ کے اساتذہ اور انتظامیہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ہدایت پر اسلامی علوم کو جدید انداز میں عام کیا جا رہا ہے۔ بالخصوص وہ لوگ جن کے پاس علوم اسلامیہ تک رسائی کے لیے اعلیٰ معیار کے اساتذہ کی سہولت موجود نہیں، وہ اس سہولت سے بہترین انداز میں فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ دنیا بھر میں گھر کی دہلیز پر دینی علوم سکھانے کا یہ منفرد کام دینی خدمت کا قابل فخر منصوبہ اور تحریک منہاج القرآن کا اعزاز ہے۔ ای لرننگ پروجیکٹ کو مزید کامیابی کے ساتھ آگے بڑھایا جائے۔ یہاں ٹیوٹرز کے لیے مہیا کی گئی سہولیات اور جدید انفراسٹرکچر اپنی مثال آپ ہے۔

ای لرننگ پروجیکٹ ڈائریکٹر محترم مقصود نوشاہی نے محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور شرکاء کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا ای لرننگ ڈیپارٹمنٹ شریعہ کالج کا ایک اہم ترین آن لائن تعلیمی منصوبہ ہے، جس کا بنیادی مقصد دنیا بھر میں موجود طلبہ و طالبات کو گھر بیٹھے علوم اسلامیہ کی تعلیمات مہیا کرنا ہے۔ منہاج القرآن کا ای لرننگ منصوبہ اس وقت دنیا کے 35 سے زائد ممالک میں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس کے لیے 40 اساتذہ مختلف اوقات میں سینکڑوں طلبہ و طالبات کو 12 مختلف کورسز کروا رہے ہیں۔ ان کورسز میں ریڈنگ قرآن، اصول حدیث، حفظ قرآن، عقائد کورس، عرفان القرآن کورس، نعت کورس، فقہ کورس اور متن

حدیث کورس شامل ہیں۔ ای لرننگ ڈیپارٹمنٹ سے بین الاقوامی پروجیکٹ کے تحت عربی زبان اور عربی گرائمر کورس بھی کروائے جارہے ہیں، جس کے لیے ای لرننگ ڈیپارٹمنٹ 24 گھنٹے کام کرتا ہے۔ مختصر عرصہ میں دنیا کے مختلف ممالک میں قیام پذیر 1 ہزار بچوں کو دینی علوم کے کورس کرائے جا چکے ہیں۔ اس وقت 500 سے زائد طلبہ و طالبات یہ کورسز کر رہے ہیں۔

کراچی تا خیبر ’’ضربِ امن و تبدیلیٔ نظام سائیکل کارواں‘‘

سفیرِ امن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عالمی میلاد کانفرنس دسمبر 2015ء میں دہشت گردی اور انتہا پسندی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے علمی، فکری اور نظریاتی محاذ پر ملک گیر ضربِ امن مہم کا تاریخی اعلان کیا۔ اس اعلان کے بعد پہلے مرحلے میں منہاج القرآن یوتھ لیگ نے جنوری 2016ء سے جون 2016ء تک خیبر تا کراچی 60 سے زائد ٹریننگ ورکشاپس کا انعقاد کر کے 3 ہزار کے قریب Peace Workers تیار کیے۔ جنھوں نے گذشتہ ماہ عوامی سطح پر سفیرِ امن ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی دی ہوئی قراردادِ امن پہ دستخط لینے کے عمل کا آغاز کیا۔ اس سلسلہ میں ضرب امن دستخطی مہم کو مزید مؤثر انداز میں چلانے، شہر شہر سفیرِ امن کا پیغامِ امن بصورت قراردادِ امن پہنچانے اور پاکستانی یوتھ کو اس عظیم مقصد کے لیے MYL کا حصہ بن کر کردار ادا کرنے کی دعوت دینے کے لیے مزار قائد سے ’’کراچی تا خیبر ضرب امن و تبدیلی نظام کارواں‘‘ کا انعقاد کیا گیا۔

اس کارواں اپنے شیڈول کے مطابق 20 نومبر کو پاکستان عوامی تحریک یوتھ ونگ کے پلیٹ فارم سے مزارِ قائد سے اپنے سفر کا آغاز کیا۔ اس موقع پر مرکزی ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور بھی موجود تھے۔ مزار قائد کراچی سے کارواں کے آغاز پر سول سوسائٹی اور میڈیا سے محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری (صدر MQI) نے ٹیلیفونک خطاب کرتے ہوئے کارواں کے اہداف و مقاصد پر سیر حاصل گفتگو کی۔ کارواں کی قیادت صدر یوتھ لیگ محترم مظہر محمود علوی، سیکرٹری جنرل یوتھ محترم منصور قاسم، یوتھ لیگ کی موجودہ قیادت اور یوتھ لیگ کے وہ سینئرز ممبران بھی کررہے ہیں جنھوں نے یوتھ لیگ کی تاریخ میں مختلف ادوار میں اہم کردار ادا کیا۔

4 دسمبر کو سائیکل کارواں لاہور پہنچا۔ اس موقع پر ڈاکٹر حسین محی الدین نے اس کارواں کے شرکاء اور استقبال کے لئے آنے والے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوامی تحریک یوتھ ونگ کے ضرب امن کاررواں میں شامل نوجوانوں نے شہر شہر، گلی گلی ہر دل پر دستک دی ہے کہ امن کا قیام اور ظالم نظام گھر بیٹھے تبدیل نہیں ہوگا۔ اس کیلئے ہر پاکستانی کو عملی طور پر اپنا انفرادی اور اجتماعی کردار ادا کرنا ہوگا۔ پاکستانی قوم امن پسند ہے۔ امن و امان کی خراب صورتحال، دہشتگردی، دھماکے، روپے کی قدر میں کمی، مہنگائی، بے روزگاری، بجلی اور گیس کا بحران ایسے مسائل ہیں جنہیں حکمت اور دانائی سے حل کرنے کی ضرورت تھی مگر موجودہ حکمران وژن سے عاری اور نا اہل ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے پوری قوم کو شعور دیا کہ موجودہ نا اہل حکمرانوں اور کرپٹ نظام کے ہوتے ہوئے عوام کے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ ساری قوم کو ڈاکٹر طاہرالقادری کے ایجنڈے کے ساتھ متفق ہونا ہوگا تاکہ جلد ملک سے عوام دشمن نظام کا بستر گول ہوسکے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کے وژن کو عوام تک پہنچانے کیلئے ہر دروازہ کھٹکھٹانا کارکنوں پر فرض ہے۔ ملک کو قائداعظم کا حقیقی پاکستان بنانے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن میں بدترین ریاستی دہشتگردی ہوئی، قاتل حکمرانوں سے قصاص لیں گے۔ عوامی تحریک کے نوجوان مبارکباد کے مستحق ہیں جو امن، محبت، رواداری اور یکجہتی کا پیغام ملک کے کونے کونے تک پہنچا رہے ہیں۔ حکمرانوں کے پاس کوئی واضح معاشی پالیسی نہیں ہے۔ قیام امن اور معاشی استحکام کیلئے ضروری ہے کہ استحصالی اور کرپٹ نظام کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے تاکہ غریب عوام کو حقوق انکی دہلیز پر مل سکیں۔

چاروں صوبوں بشمول کشمیر 50 شہروں حیدرآباد، مورو، سکھر، جیکب آباد- ڈیرہ مراد جمالی، گھوٹکی، ڈہرکی، لیاقت پور، رحیم یار خان، بہاولپور، لودھراں، ملتان، خانیوال، چیچہ وطنی، سمندری، فیصل آباد، شیخوپورہ، لاہور، گوجرانوالہ، جہلم، میرپور، گوجرخان، راولپنڈی، اسلام آباد، ٹیکسلا، واہ کینٹ، کامرہ، نوشہرہ سے ہوتا ہوا تقریباً 16 دسمبر کو APS پشاور پہنچا جہاں ایک عظیم الشان تقریب کا انعقاد کیا گیا۔

ضربِ امن کارواں جس بھی ضلع کے مرکزی شہر سے گزرا وہاں کی MYL کی ضلعی تنظیم نے تحریک کے جملہ فورمز کی کوآرڈینیشن کے ساتھ کارواں کے استقبال کا بھرپور اہتمام کیا۔ اس استقبال میں ان شہروں کے پروفیسرز، اساتذہ، وکلاء، سماجی شخصیات، ڈاکٹرز اور جملہ شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے بالخصوص شرکت کی۔ ضربِ امن و تبدیلی کارواں نے اپنے راستے میں آنے والے جملہ شہروں کی نمایاں شخصیات سے بھی ملاقاتیں کیں اور ضربِ امن کارواں اور تبدیلی نظام کے حوالے سے پیغام پہنچایا۔ ضربِ امن کارواں میں 10 پروفیشنل سائیکلسٹ بھی شامل تھے۔ محترم عصمت علی (سیکرٹری کوآرڈینیشن MYL) اس ایونٹ کے مرکزی کوآرڈینیٹر تھے۔ جبکہ کارواں سے متعلق امور کی انجام دہی کے لیے مرکزی یوتھ کی سربراہی میں انتظامی کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں۔

تحریک منہاج القرآن و عوامی تحریک پنجاب کا ورکرز کنونشن

پاکستان عوامی تحریک و تحریک منہاج القرآن پنجاب کے ضلعی صدور، ناظمین و عہدیداران کا کنونشن 8 دسمبر 2016ء کو مرکزی سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا، جس کی صدارت شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری نے کی۔ کنونشن میں محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی، سیکرٹری جنرل محترم خرم نواز گنڈاپور بھی اسٹیج پر موجود تھے۔ پروگرام میں لاہور، بہاولپور، ڈی جی خان، گوجرانوالہ، ملتان، راولپنڈی اور ساہیوال ڈویژن کے عہدیداروں نے شرکت کی۔

شیخ الاسلام نے تحریک کیلئے بے مثال جدوجہد کرنے پر محترم خرم نواز گنڈا پور کیلئے گولڈ میڈل کا اعلان کیا۔ شاندار تنظیمی، تحریکی خدمات پر محترم احمد نواز انجم، محترم سردار شاکر مزاری، محترم رفیق نجم اور محترم رانا ادریس کیلئے بھی گولڈ میڈل کا اعلان کیا۔ محترم تنویر احمد خان کو کوآرڈینیشن کے حوالے سے متحرک کردار ادا کرنے پر خصوصی شاباش سے نوازتے ہوئے حوصلہ افزائی فرمائی۔

کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے کہا کہ جب تک کرپشن کی دھند ہے۔ آئین، قانون و جمہوری اخلاقیات کی کریش لینڈنگ ہوتی رہے گی۔ ادارے کمزور جبکہ مقتدر مافیا مضبوط ہے۔ 7 ماہ میں پانامہ لیکس پر روزانہ بریفنگ لینے والے وزیر اعظم بتائیں قومی ایکشن پلان، سرل لیکس کی تحقیقات کی پیش رفت کا جائزہ لینے کیلئے کتنے اجلاس منعقد کئے؟ ملک اور عوام کو دہشتگردی کے عفریت میں مبتلا چھوڑ کر حکمران لوٹ مار کی دولت بچانے کے کام پر لگ گئے۔ موجودہ حکمران بچ گئے تو ملک کا بہت نقصان ہوگا۔

عوامی تحریک اور تحریک منہاج القرآن کا ہر کارکن پاکستان کو لٹیروں کے چنگل سے آزاد کروانے کیلئے آخری سانس تک جدوجہد جاری رکھے گا، ہماری احتجاجی جدوجہد کا "نیوکلس" سانحہ ماڈل ٹاؤن کا انصاف ہے اور قصاص لینے تک جدوجہد جاری رہے گی۔

اجتماعی شادیوں کی تقریبات

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام 25 شادیوں کی اجتماعی تقریب 14 دسمبر 2016ء کو مرکزی سیکرٹریٹ کے سامنے گراونڈ میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مہمان خصوصی تھے۔ چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، جامعہ الازہر مصر کے نائب صدر پروفیسر ڈاکٹر محمد محمود احمد ہاشم اور جامعہ الازہر مصر کے کالج آف ہائر سٹڈیز کے وائس پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر محمد نصر الدسُوقی لبان نے تقریب میں خصوصی طور پر شرکت کی۔ سابق صدر آزاد کشمیر محترم سردار عتیق الرحمٰن، محترمہ بیگم عابدہ حسین، محترم ابرار الحق، امیر تحریک محترم فیض الرحمٰن درانی، محترم خرم نواز گنڈاپور، محترم فادر جیمز چنن، محترم غلام محی الدین دیوان، محترم فیاض وڑائچ، محترم حاجی امین قادری، محترم حاجی ارشد جاوید، محترمہ سعدیہ سہیل رانا اور محترمہ آمنہ بخاری بھی معزز مہمانوں میں شامل تھے۔

تقریب میں شریک مسلم جوڑوں کا نکاح محترم سید فرحت حسین شاہ، محترم علامہ عثمان سیالوی، محترم غلام مرتضیٰ علوی اور محترم علامہ محمد حسین آزاد نے پڑھایا جبکہ غیر مسلم جوڑوں کی مذہبی رسومات محترم فادر جیمز چنن نے ادا کیں۔ اس موقع پر منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہر دلہن کو زیور، دلہا کو انگوٹھی، جہیز میں ضروریاتِ زندگی پر مشتمل 2 لاکھ روپے مالیت کا سامان اور

باراتیوں کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔ پروقار تقریب میں باراتیوں سمیت زندگی کے مختلف طبقہ ہائے فکر کی موثر شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔ ہر دلہن اور دولہا کے ہمراہ ان کے 50 عزیز و اقارب بطور باراتی تقریب میں شریک ہوئے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی ساری کاوش انسانیت پر مبنی ہے، جس میں مذہب، رنگ ونسل، سیاست کا کوئی فرق روا نہیں رکھا جاتا۔ صرف خدمت انسانیت کے جذبہ کے تحت اقلیتوں کو بھی شادیوں کی اجتماعی تقریب میں شامل کیا جاتا ہے۔ الحمدللہ منہاج القرآن کی 35 سالہ تاریخ میں دنیا کی کسی سرکاری یا غیر سرکاری تنظیم سے ایک پائی بھی فنڈ نہیں لیا۔ اسی لیے ہمارے لہجوں میں بے باکی اور جرأت ہے، خریدے ہوئے ضمیر آواز نہیں نکالتے۔ شادیوں کی اجتماعی تقریب میں شریک تمام جوڑوں کو مبارکباد اور ڈھیروں دعائیں دیتا ہوں۔ شاندار انتظامات اور بے مثال انسانی خدمت انجام دینے پر شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری نے مبارکباد دی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جامعہ الازہر مصر کے نائب صدر محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد محمود احمد ہاشم نے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری اور ان کا ادارہ منہاج القرآن پورے عالم اسلام کیلئے باعث فخر ہے۔ مجھے یہ خوشی ہوئی ہے کہ یہاں پر دین اور دنیا کے حوالے سے عظیم انسانی خدمات انجام دی جارہی ہیں۔

محترم سردار عتیق احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری نے غریب بچیوں کی رخصتی کیلئے عظیم بندوبست کیا جس پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ گزارش ہے کہ وہ سیاسی فتنوں کی رخصتی کا بھی کوئی انتظام کریں، 19 کروڑ عوام ان سے تنگ آچکے ہیں۔ انسانی خدمت کے حوالے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کی عالمگیر خدمات پر ہمیں فخر ہے۔

تقریب میں محترمہ بیگم عابدہ حسین نے ہر سال ایک غریب بچی کی شادی کے اخراجات اٹھانے کا اعلان کیا اور کہا کہ ڈاکٹر طاہرالقادری انسانیت کی خدمت کررہے ہیں۔ آزاد کشمیر اسمبلی کے رکن محترم غلام محی الدین دیوان نے کہا کہ ادارہ منہاج القرآن علم، تحقیق کے ساتھ ساتھ دکھی انسانیت کے دکھوں کا مداوا بھی کررہا ہے۔ اس فکر اور سوچ کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ تقریب میں محترم ابرارالحق نے نعتیہ کلام پیش کیا۔

ڈائریکٹر منہاج ویلفیئر پاکستان محترم سید امجد علی شاہ نے پاکستان میں منہاج ویلفیئر پراجیکٹس کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ منہاج ویلفیئر نے اب تک 104 شادیوں کی اجتماعی تقاریب منعقد کیں جن میں 1200 جوڑوں کو جہیز سمیت ضروریات زندگی کی جملہ اشیاء کی فراہمی کے تمام اخراجات برداشت کئے۔ انتہائی غریب اور مستحق جوڑوں کا انتخاب منہاج ویلفیئر کی سلیکشن کمیٹی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ امسال ان اجتماعی شادیوں میں شریک دولہوں اور دلہنوں کا تعلق ڈیرہ اسماعیل خان، لکی مروت، چنیوٹ، وہاڑی، سرگودھا، بہاولنگر، میاں چنوں، مظفرگڑھ، پاک پتن، حافظ آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ سے ہے۔ علاوہ ازیں ادارہ آغوش کے تحت لاہور کے بعد سیالکوٹ اور کراچی میں بھی ادارہ کام شروع کردے گا اور 5 سو بچوں کی کفالت کی جائیگی۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن تعلیم کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کررہی ہے۔

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن یورپ کے ایم ڈی محترم داؤد مشہدی نے دنیا کے جنگ زدہ اور قدرتی آفات سے متاثرہ ممالک میں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے فلاحی کاموں کی مکمل بریفنگ دی۔ انہوں نے بتایا کہ منہاج ویلفیئر نے افریقہ، کینیا، ہیٹی سمیت دنیا کے کئی پسماندہ ممالک میں بھی کام کررہی ہے، جہاں کوئی ڈونیشن نہیں ملتی بلکہ وہاں صرف خرچ کیا جاتا ہے۔

منہاج القرآن کے عہدیدار برطانیہ، فرانس، جرمنی اور ڈنمارک سے تقریب میں شرکت کیلئے خصوصی طور پر آئے۔ تقریب کا باقاعدہ اختتام اجتماعی خطبہ نکاح اور دعائے خیر سے ہوا، جس کے بعد شرکاء اور باراتیوں کے لیے پرتکلف کھانے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

☆ **فیصل آباد:** منہاج ویلفیئر فاوئڈیشن کے زیراہتمام 25 جوڑوں کی شادیوں کی اجتماعی تقریب 4 دسمبر 2016ء کو منہاج القرآن اسلامک سنٹر گلفشاں کالونی فیصل آباد میں منعقد ہوئی۔ اس پروقار تقریب کے مہمان خصوصی مرکزی ڈائریکٹر منہاج

ویلفیئر فاؤنڈیشن سید امجد علی شاہ تھے جبکہ صدارت تحریک منہاج القرآن فیصل آباد کے ضلعی امیر سید ہدایت رسول شاہ قادری نے کی۔ علامہ شاہدلطیف، حاجی محمد امین القادری، چودھری بشارت جسپال، رانا رب نواز انجم، میاں کاشف محمود، رانا طاہرسلیم خاں، شیخ اعجاز احمد، ندیم چوہدری، حاجی محمدسلیم قادری، حاجی محمد اشرف قادری، ملک سرفراز قادری، میاں عبدالقادر، عمیرحنیف، منیرشہباز، زین العابدین، غلام محمد قادری کے علاوہ دیگر ممتاز سیاسی، مذہبی اور سماجی شخصیات معزز مہمانوں میں شامل تھیں۔

منہاج ویلفیئر فاونڈیشن کی طرف سے ہر دلہن کو ڈیڑھ لاکھ روپے سے زائد مالیت کا جہیز دیا گیا۔ اس سامان میں گھریلو ضروریات کی تمام اشیاء شامل تھیں۔ علاوہ ازیں ہر دلہن کو سونے کا کوکا اور ہر دلہا کو گھڑی کا تحفہ بھی دیا گیا۔ تقریب میں 1000 مہمانوں کو پرتکلف کھانا دیا گیا ہے۔

مرکزی ڈائریکٹر منہاج ویلفیئر فاونڈیشن سید امجد علی شاہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ صرف ماہ ربیع الاول میں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن 62 شادیاں کروانے جا رہی ہے جس میں 25 فیصل آباد، 25 شادیاں لاہور اور 12 شادیاں گجرات میں ہوئیں۔ فرسودہ رسم و رواج اور غربت میں جکڑے معاشرے میں بیٹی کے ہاتھ پیلے کرنا غریب کے لیے ناممکن ہوتا جا رہا ہے ان حالات میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سرپرستی میں چلنے والی منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ملک کے دیگر شہروں میں علاقائی سطح پر پورا سال اجتماعی شادیوں کی تقاریب کا اہتمام کرتی ہے۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے بے سہارا اور یتیم بچوں کے منصوبے آغوش اور تھر جیسے علاقوں میں صاف پانی کی فراہمی کے منصوبے سمیت دیگر فلاحی اور تعلیمی منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔

تقریب سے محترم علامہ شاہدلطیف، محترم حاجی محمد امین القادری، محترم بشارت جسپال، محترم سید ہدایت رسول شاہ قادری اور دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ہمہ جہتی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ ❁❁❁

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اجتماعی شادیوں کی تقریبات

تقریبِ تقسیم اسناد تحفیظ القرآن انسٹیٹیوٹ

ضربِ امن اور تبدیلی نظام کارواں

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN
JAN-2017
LAHORE
Regd CPL No.41

عالمی میلاد کانفرنس 2016ء

کانووکیشن منہاج یونیورسٹی 2016ء